REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۴　　شمارہ ۴۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عجیب شہیر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۳ صفر ۱۴۰۶ ہجری　　۷ نبوت ۱۳۶۴ ہش　　۷ نومبر ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ نبوت (نومبر) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور حالیہ دورۂ یورپ کی تکمیل کے بعد مورخہ ۱۵ اکتوبر شام ۶ بجے بخیر و عافیت واپس لندن تشریف لے آئے ہیں ۔ الحمد للہ ۔ اس بابرکت سفر میں حضور انور نے سات یورپین ممالک کا دورہ فرمایا ۔ چار ممالک میں پانچ نئے مشنوں کا افتتاح فرمایا اور چار مزید مشنوں کے لئے جائزہ لیکر فیصلہ فرمایا جو اسی سال کے اندر اندر قائم ہو جائیں گے ۔ انشاء اللہ ۔

احباب کرام بالالتزام اپنے جان و دل سے عزیز آقا کے لئے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کا ہر آن حامی و ناصر ہو ۔ اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی عطا فرماتا رہے ۔ آمین ۔

● ـــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ تاحال آندھرا اور کرناٹک کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر ہیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو ۔ اور خیر و عافیت کے ساتھ مرکز سلسلہ میں واپس لائے ۔ آمین ۔

● ـــ مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

دارالسلام (تنزانیہ) کی صنعتی نمائش میں جماعت احمدیہ کا سٹال

● موزمبیق کے سفیر کا اظہارِ خوشنودی ● چھ افراد کا قبولِ اسلام

مکرم مبلغ انچارج صاحب تنزانیہ اطلاع دیتے ہیں کہ دارالسلام کے ایک وسیع و عریض گراؤنڈ میں ہر سال صنعتی نمائش کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں تنزانیہ کی لوکل ایجنسیوں کے علاوہ باہر کے بہت سے ممالک بھی اپنی صنعتی نمائشیں لگاتے ہیں ۔ امسال یوگنڈا ۔ کینیا ۔ موزمبیق ۔ روانڈا ۔ برونڈی اور زیمبیا کے علاوہ جاپانی ۔ چینی ۔ روسی اور جرمن سٹال بھی لگے ہوئے تھے ۔ جماعت احمدیہ بھی ہر سال ایک سٹال لگاتی ہے ۔ حسبِ سابق امسال بھی سٹال لگایا گیا ۔

● سٹال لگانے کی تیاری ایک ہفتہ قبل شروع کر دی گئی تھی تاکہ بہتر رنگ میں سیٹنگ اور تزئین و ترتیب ہو سکے ۔ ۲۵ خدام نے وقارِ عمل میں حصہ لیا ۔ سٹال کی عمارت کو رنگ و روغن کیا گیا اور عمومی صفائی کر کے کتب کو سجایا گیا ۔

● محترم عبد القدیر صاحب فیاض نے کتب کو سجانے کے علاوہ تصویری نمائش بھی لگائی جس میں حضرت مسیح موعودؑ اور چاروں خلفاء کی تصاویر سامنے کی دیوار پر چسپاں کر دی گئیں ۔ مختلف ممالک سے چھپنے والے فولڈرز اور مختلف زبانوں میں شائع شدہ قرآن کریم اور دیگر کتب کی بھی نمائش لگائی گئی ۔

● سٹال کی مغربی دیوار پر جلی حروف میں ـــ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو کہ نصیر احمد صاحب قریشی نے بڑی خوبصورتی اور محنت سے لکھا تھا آویزاں کیا گیا ۔ چنانچہ پہلے روز ہی موزمبیق کے سفیر صاحب نے دیوار پر کلمہ لکھا ہوا دیکھا تو سیدھے ہمارے سٹال پر تشریف لائے اور بڑی خوشی کا اظہار کیا ۔ اور کہا کہ وہ سوچ رہے تھے کہ اگلے روز جمعہ ہے مسجد کا انہیں علم نہ تھا کیونکہ پہلی مرتبہ تنزانیہ آئے تھے اور الحمد للہ کہ کلمہ طیبہ کو دیکھ کر یقین ہو گیا کہ یہ مسلمانوں کا ہی سٹال ہوگا ۔ اس لئے سیدھے وہاں چلے آئے ۔ ان کی خدمت میں حضورؒ کی کتب تحفۃً پیش کی گئیں ۔ دوسرے دن موصوف خدام کے ساتھ مسجد میں تشریف لائے اور نمازِ جمعہ ادا کی اور سب دوستوں سے ملاقات کی ۔

● دو نوجوان ہمارے سٹال پر تشریف لائے ۔ کتب کی نمائش دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور دو صد شلنگ بطور انعام دیئے کہ سارے میلہ میں صرف ایک ہی ایسا سٹال ہے جہاں سے خدا اور اس کے رسولؐ کی آواز بلند ہو رہی ہے ۔

● صبح سے لے کر شام تک لاؤڈ سپیکر پر قرآن مجید کی تلاوت لگی رہتی تھی ۔ جو ایک الگ ماحول پیدا کر رہی تھی ۔ جب کہ دیگر سٹالوں پر موسیقی اور گانوں کی آواز گونجتی رہتی تھی ۔

● داعی الی اللہ سکیم کے تحت ۷۰ خدام ، انصار اور اطفال نے دن رات تبلیغ کے کام میں حصہ لیا ۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عرصہ میں چھ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

بشکریہ ہفت روزہ "النصر" لندن

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا !

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا ۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں ۔

ـــ الداعی ـــ

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش : عبد الرحیم و عبد الرؤوف ، مالکان حمید اللہ اری مارٹ ، صالح پور ۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر : صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ قادیان
مورخہ ۷ نبوت ۱۳۶۴ ہش

مدیر ماہنامہ "مسیحی دنیا" کا بے جا اصرار

قارئین کو یاد ہوگا کہ ماہنامہ "مسیحی دنیا" نئی دہلی بابت ماہ جولائی کے ادارتی نوٹ "جماعت احمدیہ کے سربراہ کا چیلنج" پر اجمالی تبصرہ کرتے ہوئے ہم نے یکم اور ۸ اگست کے بدر میں "بائیبل بھی ہماری مؤید ہے" کے عنوان سے دو اداریے سپردِ قلم کئے تھے۔ از روئے عقل و انصاف یہ ذمہ داری خود مدیر ماہنامہ "مسیحی دنیا" پر عائد ہوتی تھی کہ وہ "حضرت مسیح کی صلیبی موت، تین روز بعد اُن کے دوبارہ جی اُٹھنے، مسلسل دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ موجود ہونے اور آخری زمانہ میں پھر زمین پر نزول فرما ہونے" کے مزعومہ عقیدہ کی تائید میں ضروری شواہد بھی پیش کرتے۔ مگر ایسی کوئی بھی دردِ سری مول لینے کی بجائے اُنہوں نے فقط یہ مشورہ دینے میں ہی عافیت سمجھی کہ:-

"مرزا صاحب اصلیت جاننے کے لئے بائیبل کا مطالعہ کریں۔"

اِس پر ہم نے اپنے مذکورہ اداریوں میں عیسائیوں کے اِس بے بنیاد اور خود ساختہ عقیدہ کی تردید میں بائیبل کی ۲۶ آیات مع حوالہ درج کرتے ہوئے جناب مدیر ماہنامہ "مسیحی دنیا" سے درخواست کی کہ:-

"اگر انہیں اپنے دعوٰی پر اب بھی اصرار ہے تو ہم اُنہیں اِسی موضوع پر جواب الجواب تحریر کرنے کی کھُلی دعوت دیتے ہیں۔"

علمی اور صحافتی دیانتداری کا تقاضا تو یہ تھا کہ اگر مدیر مذکور ہمارے پیش کردہ منقولی دلائل سے فی الواقع متفق نہیں تھے تو وہ اُن کی تردید بھی منقولی دلائل سے ہی کرتے۔ مگر یہ تو اُسی صورت میں ممکن تھا کہ خود مدیر موصوف نے بھی بائیبل کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہوتا ہے۔ جبکہ یہاں عام دیسی پادریوں کی طرح موصوف کا مبلغِ علم بھی ذاتی مطالعہ کی بجائے کُلیتاً سُنی سُنائی اور ورثہ میں ملی ہوئی مذہبی معلومات تک محدود تھا۔ نتیجتاً اُنہیں "مسیحی دنیا" بابت ماہِ ستمبر میں "مسیح کی صلیبی موت پر احمدیوں کے اعتراضات" کے عنوان سے اپنی علمی بے بضاعتی کا بایں طور اعتراف کرنے پر مجبور ہونا پڑا کہ:-

"جناب! یہ عقیدہ مدیر مسیحی دنیا کا خود ساختہ نہیں۔ مدیر مسیحی دنیا کو عالم ہونے کا دعوٰی نہیں۔ نہ ہی وہ نبی ہونے کا دعوٰی کرتا ہے۔ وہ تو معمولی سا علم رکھنے والا ایک کمزور اور بھاری گنہگار انسان ہے۔ صلیبی موت کروڑوں مسیحیوں کا دو ہزار برس سے ایمان چلا آرہا ہے۔ مدیر مسیحی دنیا کا مشورہ پھر یہی ہے کہ آپ اصلیت جاننے کے لئے بائیبل کا مطالعہ فرمائیں۔"

اور پھر اپنی اِس علمی بے بضاعتی کے مکرر اعتراف کے طور پر موصوف نے ماہ اکتوبر کی اشاعت میں "صلیبی موت اور مسیح کے دوبارہ زندہ ہونے پر اعتراضات" کے عنوان سے اپنے اُسی مشورہ کا اعادہ کرنے کے بعد بدر مجریہ ۸ اگست کا اداریہ من وعن نقل کر دیا اور اپنے قارئین کو یہ دعوت دی کہ

"مسیحی دنیا پڑھنے والے اِن اعتراضات کے جواب لکھیں جنہیں احمدی اخبار بدر چھاپے گا۔"

جہاں تک مدیر ماہنامہ "مسیحی دنیا" کی اپنے ہی معتقدات کے بارہ میں علمی بے بضاعتی کا تعلق ہے ہمیں اُن سے دلی ہمدردی ہے۔ تاہم اُن کا ہمیں بار بار مطالعہ کرنے کا مشورہ دینا یہ تاثر ضرور دیتا ہے کہ شاید وہ ہمیں بھی اِس پہلو سے اپنی ہی طرح کورا سمجھتے ہیں۔ سو اُن کی معلومات میں اضافہ کی غرض سے تحریر ہے کہ جناب! ہم نے اپنے موقف کی تائید میں جو کچھ بھی لکھا تھا وہ آپ ہی کی مقدس کتاب بائیبل کے مطالعہ کا ماحصل تھا۔ یقین مانئے ہم نے وہ ۲۶ کی ۲۶ آیات اسی مقدس بائیبل سے نقل کی تھیں:-

- جس کا عہد نامہ عتیق پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے نزدیک ۳۶ صحیفوں پر اور رومن کیتھولک عیسائیوں کے نزدیک ۴۶ صحیفوں پر مشتمل ہے۔
- جس کی نسبت صدیوں بعد بھی عیسائیوں کے یہ دونوں بڑے فرقے آج تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ اس کی کون کون سی کتابیں الہامی ہیں اور کون کون سی غیر الہامی۔
- جس کی الہامی حیثیت کے بارے میں ڈاکٹر جے پیٹرسن سمتھ ڈی ڈی جیسے مشہور عیسائی محققین کو بھی یہ اعتراف ہے کہ:-

"بہت سی باتیں جو بائیبل کے متعلق میرے کئی ایک خیالات کے اُلٹا دینے والی ہیں ایسے اشخاص کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں جو نہ تو بے اعتقاد ہیں، نہ مذہب کے دشمن ہیں، نہ اس کی توہین روا رکھنے والے ہیں۔ بلکہ وہ بڑے ادب و لحاظ سے سالہا سال تک اس کے متعلقہ اُمور کی تحقیقات میں مشغول رہے ہیں۔ اُن میں یونیورسٹیوں کے پروفیسر، کلیسیا کے بشپ، اور اعلیٰ عہدیدار اور ایسے ایسے اصحاب شامل ہیں جن کی اعلیٰ علمیت اور دینداری اور خداپرستی میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ نہ صرف ایک جماعت ہے بلکہ مختلف کلیسیاؤں سے تعلق رکھنے والے اور مختلف سلسلۂ خیالات کے پابند ہیں......... وہ اب بائیبل کی نسبت وہ خیالات نہیں رکھتے........ جیسے کہ اُنہیں بچپن میں تعلیم دی گئی تھی۔ یا جیسا کہ عوام الناس میں ہزاروں دیندار مرد و عورت آج کل بھی مانتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اس میں بہت کچھ انسانی عنصر پایا جاتا ہے۔"

("بائیبل کا الہام" صفحہ ۲
مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی۔ لاہور)

ہفت روزہ بدر اگرچہ جماعتِ احمدیہ کا مرکزی آرگن ہے تاہم غیر از جماعت علم دوست احباب کے ایسے مضامین کو شائع کرنے میں بھی ادارہ بدر نے ہمیشہ فراخ حوصلگی کا مظاہرہ کیا ہے جو تحقیق حق کی بنیاد پر لکھے گئے ہوں۔ پس ماہنامہ "مسیحی دنیا" نئی دہلی کے صفحات میں اگر اس کے اپنے ہی قارئین کے اِس نوع کے علمی اور تحقیقی مضامین کے لئے کوئی جگہ نہیں رہی تو بدر کے صفحات اُن کے لئے ہمیشہ حاضر ہیں۔ دیدہ باید ——!!

(خورشید احمد انور)

ہو ہی جائے گی سحر!

یار کے دیدار کی صورت نظر آئی تو ہے
آن برسے گی کبھی کالی گھٹا چھائی تو ہے

آن پہنچے ہیں مرے نالے خدا کے عرش تک
مہر و مہ کی آنکھ غم میں مرے بھر آئی تو ہے

ظلمت و آفات کے بادل بھی چھٹ ہی جائیں گے
لے کے یہ پیغام پھر بادِ صبا آئی تو ہے

کیوں کسی ظالم کے آگے ہاتھ پھیلاؤں گا میں
اُس بڑے دربار تک اب میری شنوائی تو ہے

چھٹ ہی جائے گا اندھیرا ہو ہی جائے گی سحر
پھر ستاروں کی تنک تابی نظر آئی تو ہے

لکھ تو دوں میں خون سے افسانۂ ظلم و ستم
سوچتا ہوں اِس میں ظالم تیری رسوائی تو ہے

بر ملا کہہ دے قمرؔ ڈرتا ہے کیوں کہنے سے پھر
بات دل کی شعر بن کر ہونٹ تک آئی تو ہے

شمشاد احمد قمرؔ۔ گلبرگ۔ لاہور

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ر تبوک ستمبر ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام ننسپیٹ (NUNPEET) ہالینڈ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔

(ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

گزشتہ خطبے میں میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ

اللہ تعالیٰ کا بڑا قطعی اور واضح وعدہ ہے

کہ وہ لوگ جو میری خاطر دکھ دئے جاتے ہیں، جو صبر اور حوصلے کے ساتھ محض میرے نام کی خاطر اور میری عزت کی خاطر تکلیفیں برداشت کرتے ہیں میں ان کو انعام پر انعام دیتا ہوں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور خصوصیت کے ساتھ اس دنیا میں انعام کا ذکر اس لئے فرمایا گیا کہ لوگ کہیں اس خیال سے مایوس نہ ہو جائیں یا کمزور ایمان رکھنے والے ٹھوکر نہ کھا جائیں کہ آخرت کے وعدے ہیں اور آخرت کس نے دیکھی ہے؟ اس لئے اس موقعے پر جہاں دکھوں کا ذکر ہے وہاں فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ پہ زور دیا گیا۔ یہ بتانے کے لئے کہ تم اس دنیا میں ہی اپنے نیک اعمال کا اجر پا جاؤ گے تاکہ تمہیں یقین ہو اور تمہارے ایمان میں اضافہ ہو کہ آخرت میں بھی خدا ہے جو انعام و اکرام دینے کا وعدہ کر رہا ہے اس سے بہت بڑھ کر وہ ہم سے اپنے وعدے پورے فرمائے گا۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے

إِنَّ أَرْضَ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ

یقیناً خدا کی زمین بہت بڑھنے والی ہے۔ وسیع ہے بھی اس کے معنے ہیں اور وسعت پذیر ہے بھی اس کے معنے ہیں اور اس موقعے پر خصوصیت کے ساتھ زیادہ موزوں معنیٰ وسعت پذیر کے ہوں گے کہ لوگ تو تمہیں تنگ کرنے کی کوشش کریں گے تمہارے حلقے تم پر تنگ کرتے چلے جائیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ تمہاری زمینیں چھوٹی ہو گئیں لیکن تم جب خدا کی خاطر تکلیفیں برداشت کر رہے ہو تو تم تو اللہ کی زمین میں آگئے اور اللہ کی زمین کو کون تنگ کر سکتا ہے۔ إِنَّ أَرْضَ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ یقیناً اللہ کی زمین بہت وسیع ہے اور

یقیناً اللہ کی زمین وسعت پذیر ہے

وہ بڑھتی ہی چلی جائے گی اور ناممکن ہے کہ اس کی وسعتوں کو روک سکو۔

اس وعدے کو بھی ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے بارہا پورے ہوتے دیکھا ساری جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب لوگ یعنی دشمن جماعت احمدیہ کے گھر چھین رہے تھے یا جلا رہے تھے تو اللہ تعالیٰ آسمان سے یہ ہدایت دے رہا تھا کہ وَسِّعْ مَكَانَكَ کہ اپنے مکانوں کو وسیع کرنے کی تیاری کرو۔ ہر دفعہ جماعت احمدیہ کے مکانات ہر ابتلا کے بعد وسیع تر ہوتے چلے گئے اس کی بارہا میں نے مثالیں دی ہیں اتنی کثرت کے ساتھ اس کی مثالیں ہر ابتلا کے دور میں ملتی ہیں کہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں تک ہیں جن گھروں کو جلایا گیا یا توڑا گیا، جن کو کھنڈروں میں تبدیل کیا گیا ان گھروں کے مکینوں کو خدا تعالیٰ نے اتنے وسیع مکان عطا فرمائے اتنے خوبصورت اتنے عظیم الشان کہ ان کے مقابل پر وہ پہلے گھر محض جھونپڑے دکھائی دیتے تھے۔

تو یہ تو انفرادی سلوک تھا خدا تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ اسی قسم کا سلوک بلکہ اس سے بڑھ کر جماعت کے ساتھ بھی ہوتا چلا آیا ہے ایک ملک میں زمین تنگ کرنے کی کوشش کی گئی تو نئے ملک عطا کر دئے گئے۔ نئی تبلیغ میں وسعتیں پیدا کر دی گئیں اور نئی سرزمینیں خدا کی طرف سے عطا ہونے لگیں

اس دورِ ابتلاء میں بھی

انگلستان میں اسلام آباد کی وسیع سرزمین عطا فرمائی گئی جس میں بہت سی ایسی سہولتیں موجود تھیں اور اتنے بڑے وسیع کوارٹر موجود تھے ان کو مکان تو نہیں کہنا درست مگر بیرکس کی قسم کی جس طرح فوجی بیرکس ہوتی ہیں اس شکل کی عمارتیں موجود تھیں کہ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ انگلستان کو منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی اور تقریباً آٹھ سو مہمان ٹھہر سکے ان بلڈنگز میں اور انگلستان کے معیار سے ایک بہت ہی بڑی چیز ہے کہ کسی عمارت میں آٹھ سو مہمان ٹھہر سکیں اور اس کے علاوہ جلسے کے لئے وسیع میدان بہت ہی کھلا خدا کے فضل سے انتظام اور جتنے دوست آئے وہ تو خیر چھ سات ہزار تھے مگر اگر ربوہ کے مقابل کا جلسہ ڈیڑھ دو لاکھ افراد کا جلسہ وہاں منعقد کرنا چاہیں تو اس کی بھی خدا کے فضل سے گنجائش موجود ہے اور بآسانی عورتوں اور مردوں کو ملا کر اس جیسا جلسہ منعقد ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اب ہمیں ہالینڈ میں یہ دوسرا مرکز عطا فرمایا ہے جو یورپین مرکز کی تحریک کا ایک بچہ ہے۔ تحریک تو میں نے دو مراکز کے لئے کی تھی ایک جرمنی میں اور ایک انگلستان میں لیکن اللہ تعالیٰ عجیب شان سے اپنے وعدوں کو پورے فرماتا ہے ہمیشہ توقع سے بہت بڑھ کے عطا کرتا ہے اور جتنی چھلانگیں ہماری امنگیں لگا سکتی ہیں ان سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اجابتِ دعا رحمت لے کر نازل ہوتی ہے اور بہت زیادہ رفعتیں عطا کرتی ہے اس سے جو ہم تصور باندھتے ہیں۔ چنانچہ اس دورِ ابتلاء کا ایک یہ بھی کرشمہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے ہم نے دو مراکز مانگے تھے خدا تعالیٰ نے دو سے زائد دئے اور اب یہ

تیسرا مرکز

ہے۔ ایک جرمنی ہے جس کا افتتاح بعد میں ہوگا لیکن جوں جوں افتتاح ہونا ہے گا میں بتاتا چلا جاؤں گا آپ کو۔

تو بہرحال یہ دوسرا ہے جس کا افتتاح ہو رہا ہے اور یہ ہماری امیدوں سے، ہمارے منصوبوں سے بالکل الگ ایک نئی چیز عطا ہوئی ہے۔

اس مرکز کی تفصیل یہ ہے کہ جب میں گزشتہ مرتبہ ہالینڈ آیا تو محسوس کیا کہ مسجد بہت ہی چھوٹی ہو گئی ہے اور رہائش کی جگہیں بھی بہت ہی محدود ہیں۔ دو مربی بھی وہاں ٹھیک طریق پر اپنے خاندانوں سمیت نہیں ٹھہر سکتے بہت تنگی میں گزارہ کر رہے تھے اور جب کوئی باہر سے مہمان آئے تو کم سے کم ایک مربی کو تو ضرور باہر جانا پڑتا ہے ورنہ زیادہ مہمان ہوں تو دونوں مربیوں کو جگہ خالی کر کے خود کسی کا مہمان بننا پڑتا ہے عورتوں کے لئے الگ کوئی انتظام نہیں تھا۔ بچوں کے لئے وہاں کوئی انتظام نہیں تھا اور کافی دقتیں تھیں تو وہاں یہ تحریک ہوئی کہ ہالینڈ کو اپنی کوئی جگہ بنانی چاہیئے جائزہ لیا گیا کہ اس بلڈنگ کو وسیع کرنے کے کہاں تک امکانات ہیں اور وہ جو سکیم ہے وہ اپنی جگہ ابھی چل رہی ہے انشاء اللہ جب توفیق اس عمارت کو بھی وسعت دی جائے گی کیونکہ ہیگ کی جماعت کے لئے بھی وہ کافی نہیں رہی لیکن اس کے ساتھ ہی ایک کمیٹی یہاں بنائی گئی جس میں مردوں کے علاوہ ایک خاتون ممبر بھی شامل ہیں اور ان سے کہا گیا کہ آپ اپنی اپنی توفیق اپنی واقفیتوں کے مطابق

سارے ہالینڈ پر نظر ڈالیں

اور دیکھیں کون سی اچھی جگہ امکانی طور پر ایسی ہو سکتی ہے جہاں ہمیں کوئی جگہ مل جائے تو مجھے کمیٹی والوں نے بتایا کہ بہت مہنگی جگہیں ہیں زمین بھی یہاں مشکل سے ملتی ہے سوائے اس کے کہ کسی دور کے علاقے میں کسی چھوڑی ہوئی خانقاہ کو آپ لینا پسند کریں تو میں نے کہا وہ تو ہم نہیں پسند کرتے ہیں تو کوئی صاف عمدہ شریفانہ جگہ چاہیئے۔ شریفانہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں خانقاہیں بعض

شریفانہ ہی ہوتی ہیں لیکن وہاں بتایا گیا ہے کہ مجرموں نے بھی وہاں اڈے لگائے ہوئے ہوتے ہیں اور انیم کے رسیا لوگ اور ڈرگ ہیبٹس DRUG HABITS جن کو اور جگہ نہیں ملتی TRUANT بھاگے ہوئے گھروں سے یہ ان چھوٹی چھوٹی خانقاہوں میں جا کے بیٹھ جاتے ہیں اور پھر حکومت کے لئے بڑا مشکل ہو جاتا ہے ان کو وہاں سے نکالنا تو وہاں جماعت احمدیہ بے چاری کہاں سے مرکز بنا سکے گی؟ اور کتنا بُعد ہو گا دونوں مزاجوں میں جو وہاں بسے ہوئے ہیں اور جو ہم بسانا چاہتے ہیں وہاں نئی شان سے اس لئے وہ تو مجھے پسند ہی نہیں جگہ ویسے بہت سستی بڑی جگہیں مل رہی ہیں لیکن یہ سارے جھگڑے ہیں خود ہی طے کرنے تھے پھر ان کو نکالو یا لڑائیاں کرو ان سے یہ جھگڑے ہم کہاں کر سکتے تھے تو بہر حال دوسری جگہوں میں ان کا خیال تھا کہ مشکل ہے۔ اتنی وسیع جگہ جس طرح کہ آپ کے ذہن میں ہے ملنی مشکل ہو گی لیکن

اللہ تعالیٰ جب انتظام کرنے کو آتا ہے

تو اسی کی پہلے سے بڑی تیاریاں شروع کی ہوئی ہوتی ہیں اور حالات کو اس طرف لے کے جانا ہوتا ہے گھیر کے کہ جس کے نتیجے میں جس مقام پر خدا تعالیٰ چاہتا ہے وہیں ان حالات نے جا کے رونما ہونا ہوتا ہے۔

یہ ایک (COMPLEX) بلڈنگ کا جو ہمیں ملا ہے اس کی تاریخ یہ ہے کہ پہلے یہ (RECREATION) کے لئے یعنی (TOURIST) کو کھینچنے کے لئے ان کی رہائش گاہ کے لئے یہ عمارت بنائی گئی ایک عمارت نہیں چار عمارتیں ہیں یا تو بہر حال اس زمانے میں ابھی ٹورسٹ (TOURIST) زیادہ یہاں نہیں آتے تھے اور شروع میں عمارت بھی ایک ہی تھی ۱۹۱۰ء میں یہ جس میں ہم اس وقت بیٹھے نماز پڑھنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں یہ عمارت بنائی گئی جس کو ہم بلڈنگ A کہہ رہے ہیں تو یہ بلڈنگ A اگرچہ ۱۹۱۰ کی تعمیر شدہ ہے لیکن جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں نہایت اعلیٰ معیار ہے اس کی تعمیر کا اور بالکل نئی بنی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے بہت ہی اچھا مینٹیننس (MAINTENANCE) کیا گیا ہے اس کو اس زمانے میں ٹورسٹ (TOURIST) کا رجحان اس طرف نہیں تھا زیادہ اور اگرچہ علاقہ بہت ہی خوبصورت ہے جھیلیں بھی ہیں

ہر قسم کا حسن یہاں موجود ہے

پہاڑیاں بھی ہیں جنگلات ہیں بڑے وسیع اور جنگلی جانوروں کے ۲۰۰ اور نیشنل میوزیم وغیرہ کئی قسم کی چیزیں یہاں موجود ہیں لیکن اس وقت ابھی اتنا دور نہیں تھا ٹورسٹ کا۔ غریب علاقہ تھا اور زراعتی علاقہ تھا تو کچھ عرصہ کے بعد پھر وہ بنانے والوں نے ارادہ چھوڑ دیا اور ۶۰ء میں آ کے کچھ اور عمارتیں ساتھ یہاں بنائی گئیں اور اس کو بیمار بچوں کے لئے یعنی بیمار سے مراد یہ ہے کہ جن کے ذہن بیمار ہوتے ہیں بچپن سے کسی بیماری کی وجہ سے ان کی نشوونما رُک جاتی ہے۔ ایسے بچوں کے لئے ایک گھر میں تبدیل کر دیا گیا اس علاقے کو اس سارے کمپلیکس کو اور اس کے لئے حکومت کی طرف سے جو بھی معیار ہے وہ بہت بلند ہیں ان معیاروں کے مطابق تمام احتیاطیں برت کے نہایت ہی عمدہ عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں اور کچھ عرصے تک وہ ان ہی بچوں کے لئے عمارت وقف رہی لیکن اس کے بعد حکومت نے ایک بہت بڑا کمپلکس ان بچوں کے لئے یہاں سے قریب ہی ایک خوبصورت جگہ پر بنا دیا اور یہاں کے بچے جن کے ماں باپ اپنے طور پر فیس دیتے تھے ان کو جب حکومت کی طرف سے سہولت مل گئی تو یہ سارے بچے وہ یہاں سے اٹھا کر اس کمپلکس میں لے گئے اب اس کی جو شکل رہ گئی باقی وہ ایسی تھی کہ بروکر (BROKER) نے مجھے بتایا کہ اس میں کوئی اکیلا انسان اپنے چھوٹے خاندان والا ویسے ہی نہیں آ سکتا اور اتنے بڑے کمپلکس کو سنبھالنا بہت مشکل کام تھا اس لئے اس کی جو قیمت ہونی چاہیئے عمارتوں کے لحاظ سے اس سے تقریباً تیسرے حصے پر یہ فروخت کے لئے مہیا ہو گئی اور بروکر کہتا ہے کہ جب میں نے آپ کی جماعت کا یہ اشتہار پڑھا کہ ہمیں اس قسم کی جگہ چاہیئے تو اس وقت پھر میں نے رابطہ کیا۔ میں نے کہا کہ آپ کی تو یہ بنی بنائی جگہ موجود ہے چنانچہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی دقت کے یہ سودا طے ہو گیا

اسلام آباد کا جو علاقہ ہمیں ملا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی تقدیر صاف نظر آ رہی تھی کہ گھیر کے وہاں پہنچا رہی ہے جہاں ہمیں ضرورت تھی اور بالکل غیر معمولی حالات میں وہ بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا۔

اب یہ جو علاقہ ہے یہ ایک تو علاقہ بہت خوبصورت ہے اور ہالینڈ کا سب سے زیادہ خوبصورت علاقہ بلا شبہ ہر ایک بتانے والا یہی بتاتا ہے اور آجکل (TOURIST ATTRACTION) یعنی سیاحوں کی دلچسپی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ارد گرد ہمارے قریب ہی چند منٹ کے چلنے کے فاصلے پر کیمپنگ گراؤنڈ (CAMPING GROUNDS) ہیں بڑی اچھی۔ وہاں جو جماعت کے دوست جب کسی بڑی ضرورت کے وقت یہاں ٹھہرنا چاہیں زیادہ تعداد میں تو یہ بھی سہولت خدا نے مہیا کر دی ہیں اور اس میں بنے بنائے چھوٹے چھوٹے مکان ہیں اور یہ کیمپنگ صرف یہ نہیں ٹینٹ لے کے آئیں اپنے بلکہ مکان بھی مل جاتے ہیں وہاں اور بڑے اچھے ٹریلر (TRAILER) وغیرہ ہر قسم کی سہولتیں اور بڑا سستا ہے علاقہ اس لحاظ سے

پھر

اس کے ماحول میں بہت ہی شریف لوگ بستے ہیں

جو سب سے زیادہ اہم چیز میری نظر میں ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے ہمسائے بہت شریف لوگ ہیں اکثر علاقہ ایسے معمر لوگوں سے آباد ہے جو امن اور سکینت چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے خوشنما علاقے میں جا کے بسیں جہاں ان کو کوئی تنگ نہ کرے وہ آخری ایام مزے سے بغیر کسی ذہنی الجھن کے بسر کریں چنانچہ ہمارے ہمسائے میں ایک REAR ADMIRAL ریٹائرڈ ہیں ایک ہمارے ہمسائے میں وہ ایمبسڈر ہوتے تھے ہالینڈ کے کہیں وہاں سے ریٹائر ہو کر یہاں آئے ہوئے غرضیکہ ایسے لوگ جو ہالینڈ کی سوسائٹی میں CLEAN سمجھے جاتے ہیں وہ جب اپنے کاموں سے فارغ ہوتے ہیں تو وہ اس علاقے میں آ کے بس جاتے ہیں اور ان کا رویہ بعض دوسری قوموں کے برعکس متکبرانہ نہیں کیونکہ عموماً میں نے دیکھا ہے ایسے علاقے متکبر بھی ہو جاتے ہیں کیونکہ بڑے بڑے لوگ وہاں بستے ہیں ان کے اندر ایک سرکشی سی آ جاتی ہے لیکن یہاں کے لوگ بڑے ہمبل (HUMBLE) اور توقع سے بالکل برعکس بہت ہی خوش مزاج اور اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنے والے ہیں

چنانچہ میں مثال دیتا ہوں ہمارے قریب ہی ایک ڈاکٹر ہیں جن سے پوچھا ہمارے مبلغ نے کہ ہمارے بچوں کے لئے اسکول چاہیئے۔ بتایئے کون سا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ فکر نہ کریں وہ بہترین سکول جو تھا وہاں ان کے بچوں کو خود ساتھ لے کے گئے اپنی موٹر میں اور وہاں داخل کروایا اور ان

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

بشکریہ :-
S. K. GHULAM HADI & BROTHERS
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR, PO BHADRAK Dt BALASORE (ORISSA) PH NO 122-253

کی بیوی) ابھی بھی بچوں کو یہاں سے COLLECT کرتی ہے اور خود وہ اسکول لے کر جاتے ہیں۔

تو اتنے بااخلاق لوگ ہیں کہ ہر طرح کا ہمسائے کا خیال رکھنے والے اور پھر مذہبی علاقہ ہے حیدر در فیلدن صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ ہالینڈ کے سارے علاقوں میں یہ مذہبی مشہور رہا ہے

اِن کا فطری رُجحان مذہب کی طرف ہے

پھر ان کو کیتھولوں سے بہت محبت ہے اس لئے آپ دیکھیں گے کہ بہت ہی خوبصورت گھر ہیں ارد گرد، خوب سجے ہوئے۔

تو جس قسم کا ماحول جماعتِ احمدیہ کو چاہیئے وہ سارا ماحول یہاں میسر ہے اور کمپلکس (COMPLEX) اتنا بڑا ہے کہ جس عمارت میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں اس وقت یہاں نیچے بہت ہی بڑا کچن ہے جو سینکڑوں کے لئے کھانا تیار کر سکتا ہے اس کے لئے سارا سامان موجود ہے وہ بھی اس کے اندر شامل ہے قیمت میں اور جس جگہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں جسے مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے اس کے ساتھ کھلے ہال اور موجود ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ اگر انشاء اللہ حکومت اجازت دے دے گی اور غالباً اس کی اجازت آسانی سے مل جاتی ہے کہ معمولی تبدیلیاں کرلی جائیں تو کچھ اندرونی تبدیلیاں کچھ اوپر مسجد کا سمبل (SYMBOL) چھت کے اوپر تعمیر کر کے اسے کافی وسیع مسجد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

عورتوں اور مردوں کو ملا کر کوئی یہاں کی ضرورت کے لحاظ سے میرا خیال ہے وہ تین سو نمازی آسانی سے یہاں نماز پڑھ سکیں گے جب اس کو ہم شامل کرلیں گے اور اگر کچھ آگے بڑھانے کی اجازت دے دی تو پھر تو انشاءاللہ بہت ہی خوبصورت بڑی وسیع مسجد بن جائے گی۔

اس کے علاوہ جو عمارتیں ہیں اس میں اوپر کی منزلوں میں دو منزلیں ہیں ان میں بائیس کمرے ہیں رہائش کے لئے اور نہایت اچھے غسلخانے وغیرہ اور تمام دیگر ضروریات موجود ہیں جو بیچنے والے تھے وہ

حوصلے والے لوگ

تھے۔ چنانچہ پردے بھی انہوں نے اسی طرح اچھے خوبصورت لٹکے ہوئے رہنے دیئے اور کوئی سامان بھی اُٹھا کے لے کر نہیں گئے۔ کٹلری تھی انہوں نے ساتھ ہی مہیا کردی کچن کی جتنی (APPLIANCES) لگی ہوئی تھیں وہ ساری اسی طرح لگی رہنے دی گئیں کوئی ایک حصہ بھی ایسا نہیں ہے جو انہوں نے ہٹایا ہو جس کے پیسے زائد مانگے ہوں۔ صرف قالین تھی جو قانون کی مجبوری سے ان REMOVE کر کے لے جانے پڑے کیونکہ جو پبلک بلڈنگ فروخت کی جائے یہاں کا قانون مطالبہ کرتا ہے کہ ان کے قالین نکال دئے جائیں ورنہ بیماریاں منتقل ہونے کا خطرہ ہے ساتھ ایک بہت بڑی وسیع بلڈنگ ہے جسے ہم B کہتے ہیں یہ یہاں ایک بڑی پولیٹکل پارٹی کے پاس فی الحال کرائے پر ہے اور پاکستانی لحاظ سے اسی ہزار روپے سالانہ کرایہ ہے اس عمارت کا اور یہ بھی بہت وسیع عمارت ہے اس میں بڑے بڑے ہال ہیں اور سر دست ہم ان سے قانوناً واپس نہیں لے سکتے لیکن جب یہ مدت ختم ہو جائے گی پھر انشاء اللہ جماعتی استعمال میں آجائے گی

ایک اور بہت بڑی بلڈنگ ہے

جس کو ہم سی (C) کہتے ہیں وہ بلڈنگ اپنے رقبے کے لحاظ سے اور گنجائش کے لحاظ سے ان سب سے بڑی ہے اس میں نو بڑے بڑے ہال ہیں جنہیں اقامتی رہائش گاہ کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تین منازل ہیں اور کچن الگ ہیں۔ ٹائیلٹ TOILET ہر قسم کی سہولتیں ہیں ساتھ اور اس کے لئے ان کو مزید کسی تعمیری تبدیلی کی ضرورت نہیں وہاں یعنی ہمارے یہاں جس طرح قیام کا رواج ہے۔ چھوٹا سا ایک جلسہ یہاں اگر کیا جائے تو

جلسہ سالانہ قادیان کے جو نقوش لوگوں کے ذہن میں موجود ہیں

جن کو ربوہ میں بھی ہم نے زندہ کیا اور قائم رکھا خدا کے فضل سے وہی اب غیر ملکوں میں منتقل ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اسلام آباد میں بھی وہ نقوش منتقل ہو کر ثبت ہو چکے ہیں اسلام آباد یو کے میں تو ہالینڈ میں بھی انشاء اللہ وہی نقوش یہاں ثبت ہو جائیں گے اور اسی طرز پہ ہم یہاں رہائش اختیار کریں گے جس طرح قادیان۔ ربوہ یا اسلام آباد میں شروع ہوئی تو اس لحاظ سے ہم زمین پر اگر MATTRESSES ڈال سکے ان کے ہالوں کو استعمال کیا تو بعضوں کا اندازہ تو یہ تھا کہ پانچ چھ سو تک مہمان یہاں ٹھہر سکتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ تین سو اور چار سو تک غالباً آسانی سے اکوموڈیٹ ACCOMMADATE ہو سکیں گے اب یہ بائیس کمرے جو اوپر ہیں ان میں ہی ۶۶ کی گنجائش موجود ہے اور نیچے جو ہال ہیں ان میں شامل کر لیا جائے تو اس عمارت میں ہی سو کی گنجائش ہے تو اس لئے امید ہے کہ چار سو پانچ سو تک یہاں مہمانوں کے لئے گنجائش نکل آئے گی اور پھر ان کی ضروریات بھی ساری یہیں مہیا ہو جائیں گی کسی نئی تعمیر کی ضرورت نہیں۔

تو عملاً خدا تعالےٰ نے ایک یورپین مرکز ہمیں عطا فرما دیا ہے اور ہمیں اندازہ ہی نہیں تھا خریدتے وقت کہ کیا ہو رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ

یہ ہالینڈ کے لئے خوشخبری ہے

اگر ہالینڈ کو ضرورت نہ ہوتی ان جگہوں کی تو خدا تعالےٰ کو اتنی بڑی جگہ دینے کی ضرورت نہیں تھی ہم نے مانگی تھی اتنی بڑی جگہ نہ وہم تھا کہ مل جائے گی یہ تو خود بخود تقدیر گھیر گھار کر یہ جگہ ہمارے لئے لے آئی اور تحفۃً پیش کر دی ہے۔

اتنی تھوڑی قیمت پر اتنا بڑا رقبہ مل جانا پھر سوا ایکڑ رقبہ ہے اس کا جو ہالینڈ کے لحاظ سے ایک بہت بڑا رقبہ ہے خدا کے فضل کے ساتھ۔

تو اس میں تو مجھے خدا تعالےٰ کی تقدیر یہ دکھائی نظر آرہی ہے کہ ہالینڈ میں انشاء اللہ جماعت کی ترقی ہو گی اور آثار اس کے نظر بھی آرہے ہیں ایک تو ہالینڈ کے جو احمدی ہالینڈرز ہیں ان میں اللہ تعالےٰ نے ایک بہت ہی غیر معمولی اخلاق بخشا ہے جو کچھ پیچھے تھے وہ بھی بہت آگے آچکے ہیں اب اور تبلیغ کا سب کو شوق ہے اور فدائی ہیں۔ متوازن ہیں دینی لحاظ سے یعنی EXTREME نہیں ہے ان میں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ماحول اچھا ہے

دوسرے ہالینڈ

جماعتِ احمدیہ کے معاملے میں عموماً بہت ہی شریفانہ سلوک

کر رہا ہے جو سب کمیشن میں معاملہ پیش تھا جماعت کے متعلق اور اس سے پہلے جو ان کے مخفی اجلاس میں معاملہ پیش تھا اس میں مسلسل ہالینڈ نے جماعتِ احمدیہ کی حمایت کی ہے۔ یہاں کے اخبارات بھی تعاون کرتے ہیں۔ یہاں کی حکومت جس طرح بھی ممکن ہو ان کے لئے ہمدردانہ رویہ رکھتی ہے تو جو لوگ خدا کے سب بندوں سے شریفانہ سلوک کیا کرتے ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا اللہ ان کو جزا نہ دے اور اس سے بہتر جزا کوئی ہو ہی نہیں سکتی کہ اللہ تعالےٰ اپنی ہدایت کے لئے ان لوگوں کو چن لے ان پر فضل نازل فرمائے تو جو بنیادیں قائم ہو رہی ہیں

جو آثار مجھے دکھائی دے رہے ہیں

اور جس رنگ میں ہالینڈ کے نوجوان احمدی خدا کے فضل سے منہمک ہو گئے ہیں تبلیغ میں اس سے میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالےٰ اس کمپلکس کو اللہ تعالےٰ جلد از جلد بھرنا شروع کرے گا یعنی خالی عمارتیں استعمال میں آجائیں گی اور بھی

اِرشادِ نبویؐ

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ۔

(ترمذی)

(ترجمہ)

تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کیساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے اور میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹرا)

کی استعمال ہیں جو اس وقت میرے ذہن میں ہیں۔
کل جو BROKER تشریف لائے ہوئے تھے ان کا یہ خیال تھا کہ اتنی چھوٹی سی جماعت کے لئے اتنی بڑی عمارت ہے تو کیوں نہ کرائے پر چڑھا دی جائے چنانچہ انہوں نے تجویز پیش کی کہ جو سی (C) بلڈنگ جن کو میں نے کہا ہے اس بلڈنگ کو آپ کرائے پر دے دیں تو دس ہزار پونڈ سالانہ کرایہ مل جائے گا اس سے آپ اندازہ کریں کہ بلڈنگ کی کیا حالت ہے اور کتنی وسیع ہے یعنی دو لاکھ روپیہ سالانہ کرایہ صرف اس عمارت کا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی ساری باقی عمارتیں آپ کی ضرورت سے زیادہ ہیں تو آپ اس کو کیوں نہیں دے دیتے میں نے کہا کہ یہ فیصلہ تو ہم اس طرح آناً فاناً نہیں کر سکتے تسلی سے کریں گے دیکھیں گے مگر میں تمہیں اتنا بتا دیتا ہوں کہ

جب چھ مہینے پہلے ہم نے اسلام آباد لیا تھا

تو وہاں یہی لوگوں کو وہم تھا کہ اتنے بڑے کمپلکس کو سنبھالیں گے کس طرح خالم خولی وہاں خل خل کریں گی عمارتیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں ہوگا دیکھ بھال اور اتنا خرچ کرنا پڑے گا اور میں نے اس کو کہا آنے سے پہلے تین نئے مربیوں کے کوارٹرز کے بنانے کا آرڈر دے کے آیا ہوں اتنی جگہ تنگ ہو گئی ہے فوراً۔

اللہ تعالیٰ تو جب جگہیں وسیع دیتا ہے تو کام بھی بڑھا دیتا ہے وہاں تو اب جگہیں تلاش کرنی پڑتی ہیں کہ فلاں دفتر کے لئے کس طرح جگہ مہیا کی جائے اور جو بیرکس ہیں وہ بہرحال ہم نے رکھی ہوئی ہیں سکول کے لئے اس لئے ان کو بڑی جو DORMITORY ہیں یا نہیں ہیں وہ ہماری روزمرہ کی ضرورتوں جلسوں وغیرہ کے لئے بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں تو وہ تو چند مہینے کے اندر دیکھتے دیکھتے اسلام آباد چھوٹا نظر آنے لگا ہے بڑا ہونے کی بجائے تو اس لئے اللہ تعالیٰ کا جب یہ سلوک ہو تو

میں تو یہ دعا کرتا ہوں

کہ برسوں کی بجائے کل چھوٹا ہو جائے یہ کمپلکس ہمارے لئے جتنی تیزی سے ہم ترقی کریں گے اتنی تیزی کے ساتھ ہماری عمارتیں ہم سے پیچھے رہنا شروع ہو جائیں گی اور ان کا چھوٹا ہونا اللہ کا انعام ہے یہ کوئی بری خبر نہیں ہے کہ جگہ تنگ ہو گئی میں اس کی مثال ہمیشہ یہ دیا کرتا ہوں جماعت کو بار بار سمجھانے کے لئے کہ ایک ماں جس کے بچے کے کپڑے چھوٹے ہوا کرتے ہیں۔ جلدی جلدی آج ایک کپڑا بنایا ہے کل بچے کا قد اور نکل جائے اور چھوٹا ہو جائے بوٹ خریدنے پڑیں بار بار وہ چھوٹے ہو جائیں وہ یہ دعا تو نہیں کیا کرتی کہ اے اللہ اس بچے کا قد رک جائے یہ بڑا ہونا بند ہو جائے، مجھے مصیبت پڑی ہوئی ہے کپڑے بنا بنا کے تھک جاتی ہوں وہ پھر بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں وہ تو نہال ہو رہی ہوتی ہے دیکھ دیکھ کے وہ تو کہتی ہے میرے کپڑے اس بچے کو تنگ جائیں لیکن یہ بڑھتا رہے تو جماعت کے ساتھ تو خدا کا یہی ہوتا ہے تعلق بڑھتی رہیں اور جگہیں چھوٹی ہوتی رہیں وہ تو نہال ہوتے رہیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا

کہ یہ کام میرے دل میں اس قدر اس کے لئے جوش ہے کہ اگر مجھے اپنے کپڑے بیچنے پڑیں تو تب بھی میں لگا دوں گا لیکن جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اتنا اخلاص بخشا ہے اس کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ محاورے کے طور پر استعمال ہوتی ہیں یہ باتیں عملاً اس کا موقع نہیں پیش آتا لیکن تمنا کے لحاظ سے یہ بات درست ہے کہ خصوصیت کے ساتھ خلیفہ وقت کو تو ایسا عشق ہے جماعت کی ترقی کے ساتھ کہ اگر اس کی ساری تنخواہ کسی عمارت کو وسعت دینے میں خرچ ہو جائیں اور وہ عمارت چھوٹی ہو جائے تو اس کو یہ احساس نہیں ہوگا کہ میری قیمتیں ضائع گئیں وہ نہال ہو جائے گا اس بات پر وہ خدا کے حضور قربانی ہونا خوشی کے ساتھ کہ الحمد للہ ہماری عمارتیں تو پیچھے رہ گئیں تو اس لحاظ سے دعا کریں کہ یہ جو مرکز دوسروں کو آج بڑا نظر آ رہا ہے اور مجھے بھی اس وقت تو بڑا ہی نظر آ رہا ہے یہ دیکھتے دیکھتے چھوٹا ہو جائے اور بڑی تیزی کے ساتھ جماعت ترقی کرے اس وقت جب تک یہ ہمیں بڑا دکھائی دے رہا ہے موجودہ

ضروریات جماعت کی ضرورتوں سے بڑا دکھائی دے رہا ہے اس وقت تک

میرے ذہن میں دو تین منصوبے ہیں

جو امکاناً ہم جائزہ لیں گے اگر قابل عمل ہوئے تو انشاء اللہ ان پر عمل کیا جائے گا۔
ایک تو یہ کہ ہمیں بچوں کے لئے ایک بہت اچھے سکول کی ضرورت ہے اور اگر یہاں کی حکومت ہمیں اجازت دے کہ ہم اپنے اساتذہ باہر سے لا سکیں تو یورپ کے احمدی لڑکوں کے لئے یہاں سکول کھولنے کا بہترین ماحول ہے۔ کوئی جرم نہیں ہے اردگرد۔ بہت ہی PEACEFUL پُرامن ماحول ہے اور ایسی اچھی فضا ہے کہ وہ صحت مند اثر ڈالنے والی ہے انسانی مزاج پر عادتوں پر اس لئے بچوں کے لئے اس سے بہتر جگہ اسکول کے لئے اور نہیں سوچی جا سکتی اور پھر ان کی رہائش کا ضرورت ہر قسم کی پہلے ہی موجود ہیں تو بچوں کا سکول یہاں اگر امکان ہوا ہم جائزہ لیں گے تو وہ انشاء اللہ یہاں کھولا جا سکے گا۔

دوسرے اسے خاص طور پر واقفین عارضی کے لئے میں سمجھتا ہوں استعمال کرنا چاہیئے۔ لوگ سیر کے لئے باہر جاتے ہیں اور سیر کے لئے جتنی ضروریات انسان کی ہوتی ہیں وہ ساری یہاں پوری ہو سکتی ہیں اس لئے یورپین احمدی انگلستان کے جرمنی کے دوسرے علاقوں کے وہ وقف عارضی کریں بجائے سیر کرنے کے سیر الگ آتا رہے خود ان کی کردار کیا یہاں اور یہاں اس لئے TOURIST آتے ہیں کہ ان کے لئے

تبلیغ کے بھرپور مواقع

ہیں۔ رہائش ان کو مفت مہیا کی جائے گی جماعت کی طرف سے ورنہ پہلے واقفین عارضی کے لئے رہائش مہیا کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی تھی تو جو بھی خاندان خواہ وہ پاکستان سے آئے خواہ وہ دنیا کے کسی اور حصے سے آئے اگر وقف عارضی کر کے ہالینڈ آنا چاہے تو اس کے لئے اس کمپلکس میں انشاء اللہ تعالیٰ بغیر کسی پیسے کے رہائش مہیا کر دی جائے گی اور کوکنگ وغیرہ کی کھانا پکانے کی سہولتیں بھی دے دی جائیں گی کھانے کا خرچ ان کا اپنا اور محنت اپنی۔ شرط یہ ہے کہ جگہ کو صاف رکھنا ہے اور جس طرح صاف وصول کریں اسی طرح صاف چھوڑ کر جائیں کم صاف نہ ہو اور زیادہ صاف ہی کر سکتے ہیں تو کوئی پھولوں کا پودا ہی یہاں لگا دیں تحفہ اور جگہ کو اور ماحول کے مطابق خوبصورت بنانے کی کوشش کریں۔ اردگرد تبلیغ کے بے حد مواقع ہیں خدا کے فضل سے کیونکہ جو ٹورسٹ آتا ہے اس کے پاس وقت بہت ہوتا ہے اس کو تبلیغ کی جا سکتی ہے اس سے دوستیاں بنائی جا سکتی ہیں ساری دنیا کے لئے ایک عمدہ تبلیغی مرکز بن سکتا ہے کیونکہ یہاں تقریباً تمام دنیا کے لوگ آتے ہیں اور سکول کا اور اس کا ٹکراؤ نہیں ہے اس پروجیکٹ PROJECT کا کیونکہ سکولوں کو جن دنوں میں چھٹیاں ہوتی ہیں انہی دنوں میں سیاحوں کا موسم شروع ہوتا ہے اور انہی دنوں میں والدین کو بھی توفیق ملتی ہے عموماً کہ وہ چھٹیوں پر جا سکیں اگر اس کے علاوہ بھی ہو تو میرے خیال میں سکول کی ضرورتیں پوری کرنے کے باوجود یہاں انشاء اللہ اتنی جگہ مل جائے گی کہ روزمرہ کے آنے والے واقفین زندگی یا مسافر یہاں ٹھہر سکیں گے۔

ایک تیسرا منصوبہ میرے ذہن میں یہ ہے کہ انگلستان میں ہمیں جو اشاعت کا مرکز ہے اس میں وقت پیدا ہو گئی شروع ہو گئی ہے بہت ضرورت تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے اور

ہالینڈ میں اشاعت کے لحاظ سے ایک اچھا موقع ہے

مطبع خانے بھی بڑے عمدہ معیار کے ہیں یہاں کاغذ بھی نسبتاً سستا ملتا ہے اور دیسے بھی ہر قسم کی سہولتیں یہاں سے دنیا میں شہرت بھجوانے کی موجود ہوں گی لیکن یہ بھی تصور ہے اس بات کا کہ یہاں کی حکومت ہمیں اجازت دیتی ہے یا نہیں۔ ہم کوشش کریں گے ان کے لئے تو آمدن کا ذریعہ ہے کچھ کچھ پڑے گا یہ معاملہ چل جائے گا دیکھتے دیکھتے انشاء اللہ سالانہ کے لحاظ سے کیونکہ اتنے وسیع منصوبے ہیں اشاعت کے کہ جس کا حد

ڈالی جارہی ہیں کہ ابھی چند سال کے اندر اندر لاکھوں پونڈ سالانہ عام بات ہوگی اس کے لئے یہ اتنا بڑا خرچ نہیں سمجھا جائے گا اور پھر یہ انشاء اللہ تیزی سے ترقی کرنے والا معاملہ ہے تو جس ملک میں یہ مرکز ہو اس کی خوش قسمتی ہے اور آئندہ جا کے تو اربوں اس معاملے نے پہنچ جانا ہے۔ بہت ہی اچھی بنیاد قائم ہو جائے گی اس کے لئے بھی بہترین جگہ ہے یعنی اشاعت کے کام کے لئے یہ مرکز۔ مصنفین بھی آکے یہاں بیٹھ کے نہایت عمدہ ماحول میں اپنی خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ ترجمہ کرنے والے بیٹھ سکتے ہیں آکے اور علمی لحاظ سے یہاں کی جو یونیورسٹیز ہیں ان کو خاص طور پر اسلامیات میں ایک خاص مقام حاصل ہے اور ORIENTALIST (مستشرق) پیدا کرنے میں ہالینڈ نے ایک بڑا کام کیا ہے اور بڑا بھاری لٹریچر ہے اسلام کے اوپر جو ہالینڈ میں پہلے سے موجود ہے۔ ہالینڈ کی نو آبادیوں میں نفوذ کرنے کے لئے کئی علاقے ایسے ہیں جو ہالینڈ کے رسوخ میں ہیں۔ وہاں اثر پیدا کرنے کے لئے ہالینڈ سے اشاعت زیادہ مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

تو امکانات تو کئی روشن ہو رہے ہیں لیکن ہم کہہ نہیں سکتے کہ ان میں سے ہر ایک یا ان میں سے کوئی بھی ہم پورا کر سکیں گے کہ نہیں لیکن یہ کہہ سکتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کے منصوبے

جو ہمارے حق میں آسمان میں بن رہے ہیں انہوں نے تو بہر حال کھلنا ہے اور انہوں نے پورا بھی ہونا ہے اور یہ عمارتیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں یہ جتنی بڑی نظر آرہی ہیں یہ مجھے یقین ہے کہ کچھ عرصے کے اندر انشاء اللہ تعالیٰ یہ چھوٹی ہوتی دکھائی دیں گی اور جماعت کے کام بڑی تیزی کے ساتھ پھیلنے شروع ہو جائیں گے اس لئے ایک مرکز اور مراکز کو جنم دے گا اللہ کے فضل سے اور اس کے رحم کے ساتھ۔

اب ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہالینڈ کی جماعت کو اب یہ توفیق عطا فرمائے کہ اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو بڑھتی ہوئی دعاؤں کے ساتھ اور بڑھتی ہوئی محنت اور خلوص کے ساتھ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے دعاؤں کے اوپر میں سب سے زیادہ زور دیتا ہوں اسی لئے اس کا آخر پر ذکر کرتا ہوں تاکہ آخری یاد جو ذہن میں نقش رہ جائے وہ یہ ہو کہ

دعا کے بغیر کوئی چیز بھی ممکن نہیں

ہالینڈ کی جماعت کو اپنے لئے دعائیں بہت کرنی چاہئیں اب۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ انعام کرتا ہے تو اس کا شکر ادا کرنا اور پھر یہ خدا سے توفیق مانگنی کہ ہم اس انعام کے اہل ہوں یہ انعام ہمارے اندر رس بس جائے ہیں اس انعام کے سارے حقوق ادا کرنے کی توفیق ملے اور آئندہ بکثرت دوسرے انعامات کا پیش خیمہ بن جائے کیونکہ خدا کا یہ قانون ہے کہ جب اس کا آپ شکر ادا کرتے ہیں تو شکر کے مزید مواقع مہیا فرماتا ہے اس لئے یہ چیز تو دعا کے بغیر ممکن نہیں اس لئے آپ دعائیں کریں خاص طور پر ہالینڈ کی جماعت اپنے لئے دعا کرے کہ اس انعام کا حق ادا کرنے کی خدا اس کو توفیق بخشے اور ہر مشکل جو اس راہ میں پیش آئے اس کے لئے دعا کریں کیونکہ میرا یہ تجربہ ہے اور ساری زندگی کا نچوڑ ہے کہ کام خواہ کتنا بھی آسان ہو جب دعا سے انسان غافل رہا ہو خیال ہی نہ آئے کہ اس کے لئے کیا ضرورت ہے تو اس میں بعض دفعہ مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں لیکن

کام خواہ کتنا بھی مشکل ہو

اگر دعا کی طرف صحیح توجہ پیدا ہو جائے اور انسان اپنے دل میں عاجزی محسوس کرتے ہوئے اپنے آپ کو لاشئی محسوس کرتے ہوئے اسباب کو دیکھتے ہوئے بھی یہ سمجھتا ہو کہ یہ بے کار جاتے ہیں ان کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہوا کرتا اگر خدا کی مرضی نہ ہو اس رنگ میں بہت دعا کرے انسان تو ساری مشکلات دیکھتے دیکھتے یوں غائب ہو جاتی ہیں جیسے تھی ہی نہیں بالکل ایک بچے کا ڈراؤنا خواب لگی پڑی وہ مشکلات کی آنکھ کھل جائے تو نہ وہ خواب نہ وہ ڈر نہ وہ خوف کی جگہیں اسی طرح دعائیں مومن کی آنکھ کھولتی ہیں دعاؤں کے ذریعے انسان ایک شعور کی دنیا میں داخل ہوتا ہے اس وقت اس کو پتہ چلتا ہے کہ دعا کے بغیر وہ ایک ڈراؤنا خواب دیکھ رہا تھا اور اگر دعا نہ ہوتی تو وہ اسی خواب میں ہلاک ہو سکتا تھا اس لئے شعور عطا کرنے کے لئے ایک خدا کے وجود کا اور اس کے قرب کا اور اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے لئے کہ ہاں وہ موجود ہے اور وہ ہماری مدد کرتا ہے اور ہمارے سارے کام آسان کرتا ہے دعائیں سب سے زیادہ اہم ذریعہ ہیں اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اتنا زور دیا ہے دعا پر کہ میں نے پہلے بھی ایک بار بیان کیا تھا آپ سارے پرانے بزرگوں کے مضامین اکٹھے کر لیں جو دعا کے متعلق انہوں نے لکھے ہوں اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات

ایک طرف رکھیں تو وہ تحریرات ان سب پر بھاری ہوں گی ایک زندگی میں آپ نے تیرہ سو سال کی زندگیوں کی دعاؤں کا نچوڑ بیان کیا اور اس سے بڑھ کر بیان کر دیا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ہے بنیادی چیز اس دور میں ایمان کو ثریا سے لانا دعا کے بغیر ممکن ہی نہیں اور چونکہ دعا کے نتیجے میں آپ کو خدا تعالیٰ نے ثریا سے ایمان کو کھینچ لانے کی توفیق بخشی اس لئے یہی سب سے زیادہ واضح ہے جو آپ نے الاپا ہے خدا کی حمد میں اور لوگوں کو سمجھایا ہے کہ دعا کرو دعا کے ذریعہ تمہارے سارے کام بنیں گے۔ دعا کے ذریعے ہمیں نصیب ہوگا دعا کے ذریعے تم کو ایمان کے مطابق عمل نصیب ہوگا اور خدا کا قرب بڑھتا رہے گا۔

اس لئے ہالینڈ بالخصوص اور باقی ساری دنیا کی جماعتیں عموماً اپنی دعاؤں میں اس مرکز ہالینڈ کو یاد رکھیں ایک رسمی افتتاح تو اس کا آج شام کو ہوگا لیکن اصل افتتاح یہ جمعہ کے وقت کا افتتاح ہے تو ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کے ساتھ ہمیں نہ صرف اس مرکز کو پھولتا پھلتا دن رات نشوونما پاتا ہوا دیکھنے کی توفیق بخشے بلکہ جلد از جلد نئے مراکز عطا کرتا چلا جائے اور جتنا دشمن کوشش کر رہا ہے ہماری زمین تنگ ہو اس سے ہزاروں گنا زیادہ لاکھوں گنا زیادہ وہ خدا کی زمین بڑھنے اور پھیلنے لگے جو اس نے ہمیں عطا کی ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا۔

یہاں کی جماعت کی چونکہ ابھی پوری طرح تربیت نہیں ہے اور شاید ان کے پاس ذرائع بھی نہ ہوں ترجمے کا انتظام یہاں نہیں ہوتا انگلستان کی جماعت میں خدا کے فضل سے ہو رہا ہے اور بڑا اچھا انتظام ہو گیا ہے کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ آئندہ یہاں جو بھی اہم تقریبات ہوں یا خطبات جو اردو میں ہوں کسی وجہ سے یا کسی اور زبان میں ان کا ترجمہ ساتھ ہونا چاہیئے اور انگلستان میں تو ہمیں یہ سہولت ہے کہ انگریزی کا ترجمہ سننے والے تھوڑے ہیں اس لئے ان کو ایک ہال میں بٹھا دیتے ہیں یہاں شاید مشکل ہو یا یہاں بھی ہو سکتا ہے ایسے ہال ہیں بلکہ میرا خیال ہے کہ جب تعمیر میں تبدیلیاں پیدا کریں تو شیشے کی دیوار ہو جس کے پرے وہ دوست بیٹھے جو ترجمہ ہالینڈش زبان میں سننا چاہتے ہیں تو آسانی ہے کوئی ایسی مشکل نہیں ہے ایک چھوٹا سا لاؤڈ سپیکر وہاں لگ جائے اور ایک جگہ الگ بیٹھ کر کوئی ترجمہ کرنے والا ساتھ ساتھ ترجمہ کرے۔ ان کا حق ہے کہ ان کو فوراً اپنی زبان میں کچھ ملے اس لئے آج کا ترجمہ فوری طور پر سارا ترجمہ تو ممکن نہیں ہوگا۔ سمری (SUMMARY) خلاصہ نہیں بلکہ سمری (SUMMARY) جو نسبتاً زیادہ ہوتی ہے وہ تیار کر کے ان کو مہیا کر دیں کیسٹ تاکہ ان کو پتہ تو لگے کہ کیا کہا گیا ہے۔

درخواست دعا:- خاکسار کے والد محترم غلام محمود علی صاحب ایک عرصہ سے دائم المریض ہیں، اور بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ محترم موصوف کی کامل و عاجل شفایابی، درازیٔ عمر اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعاؤں کی ملتجی ہوں۔

خاکسارہ قدسیہ سلطانہ لوکا رو (بہار)

احمدیہ مسلم مشن فرانس کے افتتاح کے بابرکت موقع پر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب!

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۳ اکتوبر بروز اتوار پانچ بجے شام پیرس کے نواح میں ایک نہایت اعلیٰ اور شاندار مشن کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر فرانس میں مقیم ۸۰ سے زائد مرد و زن نے شرکت کی۔ حضور اقدس نے افتتاحی تقریب میں ایک پُر بصیرت اور ایمان افروز خطاب فرمایا جو قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس خطاب کا خلاصہ ہفت روزہ "النصر" لندن ۱۱ اخاء (اکتوبر) کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

حضور نے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے اس مختصر دورۂ یورپ میں چار مراکز کے افتتاح کی توفیق دی اور اب پانچویں مرکز کے افتتاح کی توفیق ملی ہے۔ اس کے علاوہ اٹلی میں خدا تعالیٰ کے پہلے گھر کے قیام اور غرناطہ و میونخ میں مشنز و مساجد قائم کرنے کا جائزہ بھی اس دورہ میں لیا گیا ہے جن کے بارہ میں پہلے سے کوشش ہو رہی ہے اور انشاء اللہ العزیز نومبر ۸۵ء تک کل آٹھ مراکز کے قیام کی توفیق مل جائے گی۔

فرمایا کہ ہر ابتلاء کے دور میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی فضل اور ثمرات عطا فرماتا ہے۔ گذشتہ ۵۰ سال میں سپین کو ملا کر یورپ میں آٹھ مراکز کے قیام کی توفیق ملی جب کہ اس ایک سال میں ہی ۸ مراکز کے قیام کی توفیق انشاء اللہ ملے گی۔ گویا ایک سال میں ۵۰ سال کی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمائے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حمد و شکر سے ہمارے دل لبریز ہیں اس لئے وہی افتتاح سب سے بہتر ہے جو سورۃ فاتحہ سکھاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ پہلے خیال تھا کہ اس افتتاح کو تقریب کا رنگ دے کر غیروں کو بھی بلایا جائے۔ لیکن مقامی ڈپٹی میئر کو یہ بات ناگوار گزری وہ آغاز سے ہی اس کے قیام کی مخالفت کا فیصلہ کر چکے تھے۔ شروع میں اس اطلاع کے ساتھ مجھے خفیف سا خیال آیا کہ ہم افتتاح نہیں کر سکیں گے لیکن پھر اللہ اللہ نے زور سے یہ بات میرے دل میں ڈالی کہ ایک کیا ہزار ڈپٹی میئرز بھی خدا تعالیٰ کے کام میں روک نہیں بن سکتے۔ حقیقی افتتاح تو وہی ہے جس میں متقی شرکت کریں۔ غیروں کو بلانے کی حیثیت تو ثانوی ہے جس سے مقصد یہ پیشِ نظر ہوتا ہے کہ وہ اس موقع پر اسلام سے شناسائی حاصل کریں جماعت احمدیہ کے ساتھ جو حسن سلوک مختلف ممالک میں ہو رہا ہے ضروری نہیں کہ ہر جگہ ہو ابتداء میں حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ دہلی اور امرتسر وغیرہ میں کیا سلوک ہوا۔ جبکہ آپؐ طائف کو زندگی بخشنے گئے تو انہوں نے جواباً موت برسائی۔ یہ استقبال ہماری تاریخ کا اولین استقبال ہے اور وہی ہمارا سرمایہ ہے۔ اگر بعد میں بعض ممالک سینے سے بھی لگائیں تو اس اولین استقبال کی عظمت سے ان کا کوئی مقابلہ نہیں۔ اصل عزت یہ ہے کہ خدا کی خاطر تمہاری راہ میں روکیں ڈالی جائیں۔ یورپ کے دوسرے ممالک کا تجربہ پہلے بزرگوں کی قربانیوں کا پھل ہے اور یہاں اگر آپ دعائیں کریں گے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے تو یہ روکیں زیادہ زور پیدا کر دیں گی خدا تعالیٰ کی طرف سے جب رفعتوں سے پانی گرتا ہے تو دنیا والے اس کو روک نہیں سکتے۔ جس جماعت کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اس کے لئے دنیا کی طاقتیں روک بننا چاہیں بھی تو ناممکن ہے کہ اس آسمانی پانی کو روک سکیں۔

فرمایا کہ اب ہمیں پہلے سے دس گنا کوشش کرنا ہوگی۔ اور دعاؤں کا معیار بلند کر کے ہمیں خدا تعالیٰ پر انحصار کرنا چاہیئے۔ ان دو فیصلوں کے ساتھ ہم اس مشن کا افتتاح کریں گے۔

فرمایا کہ فرانس کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ حالیہ اعداد و شمار کی رُو سے یورپ میں سب سے بڑھ کر یہاں لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف فرانسیسی نوآبادیات پر فرانس کا ایک خاص اثر ہے۔ اب ہم فرانسیسی زبان میں اعلیٰ طباعت والا لٹریچر یہاں پھیلائیں گے جو ایک مشن کی کمی تھی وہ قائم ہو گیا۔ اب جلد یہاں ایک باقاعدہ مبلغ متعین ہو جائیں گے۔ دنیا بھر کی جماعت کا اور خصوصاً فرانس کی جماعت کا فرض ہے کہ خصوصی دعائیں کریں۔ امید ہے کہ آج کی تاریخ سے فرانس میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا۔

آخر پر حضور اقدس نے نہایت پُر شوکت انداز میں فرمایا کہ جب سے یہ روک پڑی ہے اس وقت سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پیرس کے مضافات میں کھلی زمین پر ہم مسجد بنائیں گے۔ تم اگر ایک روک ڈالنا چاہتے ہو تو ہم پیرس میں ہی کئی مساجد بنائیں گے۔

اس کے بعد حضور انور نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ واضح رہے کہ پیرس میں یہ نیا مرکز ایک وسیع رقبہ زمین اور ایک شاندار عمارت میں قائم کیا گیا ہے جس کی نچلی منزل میں ایک بڑا ہال مسجد کے طور پر استعمال ہوگا۔ بالائی منزل پر مبلغ کی رہائش گاہ ہے۔ تیسری منزل پر بھی ایک اور بڑا ہال ہے۔ نیز تہہ خانے میں دو بڑے کمرے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور عمارت بھی موجود ہے جس میں دو کمروں کے علاوہ باورچی خانہ، غسل خانہ اور برآمدہ بنا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مشن کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران فرمائے اور موجب برکت ہو آمین ⁂

ولادت

مکرم لئیق احمد صاحب عارف جو اپنی سرکاری سروس کے سلسلہ میں نئی دہلی میں مقیم ہیں۔ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۸۵ء کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم ان کی درخواست پر بچی کی پیدائش سے کافی پہلے نومولودہ کا نام "شاہدہ نسرین" تجویز فرمایا تھا۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد کی پوتی ہے۔ مکرم چوہدری صاحب اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کرتے ہوئے احباب جماعت کی خدمت میں نومولودہ کی صحت و عافیت درازی عمر اور نیک و صالحہ بننے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(ایڈیٹر بدر)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
(فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان سے متعلق

میرے تاثرات

از محترمہ اعظم النساء صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اُس نے محض اپنے رحم و کرم سے مجھے قادیان دارالامان آکر لجنہ و ناصرات کے اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ۔

میں حضرت آپا جان صاحبہ کی بے حد ممنون و مشکور ہوں جن کی بار بار تحریک کے باعث میں اپنی ایک دیرینہ خواہش یعنی اجتماع میں شرکت کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکی۔

مجھے یاد آرہا ہے کہ آج سے ۲۵ سال قبل میں نے قادیان کا صرف ایک تقریری مقابلہ دیکھا تھا اور اس میں جج کے فرائض بھی سرانجام دئے تھے ۲۵ سال یعنی پاؤ صدی کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں ہوتا۔ اُس وقت آپ میں سے اکثر پیدا بھی نہیں ہوئی تھیں۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب کہ ہم جوان تھیں۔ اُس مقابلہ میں گنتی کی چند بچیوں نے حصہ لیا تھا مگر بچیوں نے اچھی تیاری کی تھی۔ کیونکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ قادیان میں ہوں اور حضرت سلطان القلم کے فیوض سے مستفید نہ ہوں۔ قادیان کی مقدس زمین پر رہنے والیاں ہر روز مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے والیاں بیت الدعا میں دُعا کرنے والیاں۔ شعائر اللہ کی حفاظت کرنے والیاں۔ منارۃ المسیح سے پنجوقتہ اذان سننے والیاں اور بہشتی مقبرہ جا کر اپنی روحوں کو گرمانے والیاں بے شمار برکات سے کیونکر محروم رہ جائیں؟ ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ قادیان میں بسنے والے ہیں تو بشر ہی مگر روحانیت کے لحاظ سے ہم پر فوقیت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے اِس یقین کامل کو ہمیشہ پروان چڑھاتا رہے اور دارالامان میں بسنے والے خوش نصیب باہر سے آنے والے پیاسے مسافروں کو ہمیشہ آبِ کوثر کے جام پلاتے رہیں۔

یوں تو ہر سال میں اخبار بدر میں آپ کے اجتماع کی رپورٹیں پڑھتی رہی ہوں مگر اس سال میں نے اپنی آنکھوں ... اس حقیقت کا مشاہدہ کیا ہے کہ لجنہ و ناصرات کا اجتماع واقعی اپنے اندر ایک نمایاں خصوصیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کی کامیابی اور برکات آپ تمام کو مبارک فرمائے۔ خاص طور پر

• ۔ حضرت آپا جان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

• ۔ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان

• ۔ محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ قادیان

• ۔ دیگر عہدیداران ۔ اور نوجوان سیکرٹریز کو

میں دُعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ تمام کے اِس دینی جوش و جذبہ میں مزید برکت دے اور آپ علمی میدان میں ایک مثالی احمدی بچی ثابت ہوں جہاں بھی جائیں آپ اس جذبہ کو ساتھ لیکر جائیں۔ اس شمع احمدیت کو اپنے عمل سے ہمیشہ روشن رکھیں اور کبھی بجھنے نہ دیں۔ ہو سکتا ہے زندگیوں میں مصائب کے طوفان بھی آئیں زمین ہمارے لئے تنگ ہو جائے۔ ہم پر ایک لرزہ طاری ہو جائے مگر ہم کو چاہیئے کہ ہم زبانِ حال سے ہمیشہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھتی رہیں کہ ؎

خنجرِ ناز پہ ہم جاناں کو قربان کر دیں
اور لوگوں کے لئے راستہ آسان کر دیں
کھینچ کر پردہ رُخِ یار کو عریاں کر دیں
دم ہمیں کرتے ہیں ہم ان کو پریشان کر دیں

الحمد للہ لجنہ و ناصرات کی عہدیداران نے کافی محنت کر کے بچیوں کو تیار کیا ہے۔ خاص کر حفظِ قرآن۔ نظم خوانی تقاریر۔ بیت بازی اور مکالمہ۔ جس میں جہیز کی لعنت، بد رسومات اور بدعات، وغیرہ کو کس طرح دور کرنا چاہیئے ۔ ڈرامہ کی شکل میں تشکیل دیا گیا تھا۔ بچیوں نے بھی کامل فرمانبرداری اور محبت کے ساتھ تعاون کیا ہے۔

دراصل یہ برکت ہے احمدیت کی ۔ خلافت کی اس مرکز کی ۔ میں تو کہوں گی کہ ایک احمدی لڑکی کا مقام یہی ہے کہ وہ ہر آن اپنا قدم آگے بڑھاتی جائے۔ اس کا قدم پیچھے نہ ہٹنے پائے ۔ اکثر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ لڑکیاں شادیاں ہوتے ہی اور پھر بچہ ہوتے ہی لجنہ کے کاموں میں اتنی دلچسپی نہیں لیتیں جتنی کہ وہ شادی سے پہلے لیتی تھیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ میں جانتی ہوں کہ شادی کے بعد ذمہ داریاں زیادہ ہو جاتی ہیں مگر کیا ان ذمہ داریوں کا احساس حضرت مصلح موعودؓ کو نہیں تھا ۔ وہ تو ایک بہت ہی پیار کرنے والا وجود تھا جس نے احمدی مستورات پر احسان عظیم فرماتے ہوئے لجنہ کو قائم فرمایا ۔ تا احمدی مستورات دنیا بھر کی دوسری عورتوں سے زندگی کے کسی شعبہ میں پیچھے نہ رہ جائیں۔ وہ تو آپ کو ۔ آپ کے شوہروں کو ۔ آپ کی اولاد کو زمین کی پستی سے نکال کر آسمان کی رفعتوں تک پہنچانا چاہتا ہے ۔ دُنیا بھر کے تمام علوم اور تمام خوشیاں آپ کے قدموں میں نچھاور کرانا چاہتا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ احمدی بچیاں جو ان خوشیوں کو لجنہ و ناصرات کے ذریعہ سے اپنے دامن میں بھر لیتی ہیں اور ایک نیک بیٹی۔ ایک اچھی بہن ایک باوفا بیوی اور ایک کامیاب ماں بن کر خوشی اور شادمانی کے شادیانے بجاتی ہے۔

آج کے اس اجتماع نے ہمیں یہی سبق دیا ہے کہ دنیا ایک مقابلہ گاہ ہے جو محنت کرے گا سچی لگن کے ساتھ زیادہ نمبر لیگا اور پھر انعام کا مستحق ٹھہریگا ۔ اس لئے کوشش کرو، زندگی کے ہر شعبہ میں سچی لگن کے ساتھ محنت کرو اور ابدی انعام کی مستحق ٹھہرو تا تمہاری زندگی کا مقصد تمہیں مل جائے۔

انگریزی کا ایک محاورہ ہے کہ YOU LIVE TO LEARN یعنی زندہ رہو نئی باتیں سیکھنے کے لئے۔ زندگی اور پھر نوجوانی کا زمانہ۔ اس میں ایک ایک لمحہ کی قدر کرتے ہوئے نئی نئی باتیں سیکھنے کی طرف دھیان دینا چاہیئے کیونکہ ہم اُس برگزیدہ نبی کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جس کو الہاماً کہا گیا کہ آنت ... الذی لا یضاع وقتہ ۔ کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کو ایک ایسی جماعت مردوں اور عورتوں کی دی جائے گی جو وقت کو ضائع نہیں کریں گے بلکہ ایک ایک لمحہ اعمال صالحہ کی بجا آوری میں صرف کریں گے ۔ لہذا آج اِس خوشی کے موقعہ پر میں آپ تمام بہنوں کی خدمت میں یہی عرض کروں گی کہ وقت کی قدر کریں اور تمام دینی و دنیوی علوم سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کی کوشش کریں جب تک علم کے ساتھ عمل نہیں ہوتا وہ علم نہیں کہلاتا اور جس علم سے دوسروں کو فائدہ نہیں پہنچتا ۔ وہ علم نہیں جہالت کہلاتا ہے ۔ اور جس علم سے عورت اپنے فرض منصبی سے کتراتی ہے۔ اس کے تعلق سے علامہ اقبال کہتے ہیں ؎

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت

اجتماع لجنہ و ناصرات کا خدا کے فضل سے ہر جہت سے کامیاب رہا بہت لطف آیا۔ میری بائیس سالہ صدارت کے دوران میں نے ایسا شاندار اجتماع نہیں دیکھا۔ لجنہ نے اپنی جگہ اچھا مظاہرہ کیا اور ناصرات نے اپنی استعداد اور بساط سے کہیں بڑھ کر محنت کی اور بہترین مظاہرہ کیا۔ ننھی منی بچیوں نے تو کمال کر دیا۔ جتنی لڑکیوں نے حصہ لیا تھا۔ ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی جو اپنے معیار سے پیچھے ہو ایک دو کے علاوہ تمام لڑکیوں نے اچھا نمونہ پیش کیا۔ امتحان کے مقابلوں میں مشکل اور کٹھن مرحلہ تو مقابلہ فی البدیہہ کے وقت آتا ہے مگر مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اکثر لڑکیوں نے کامل تحمل کے ساتھ اچھے پیرایہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ بیٹھ جاؤ۔ بیٹھ گیے کے لطیفہ نے تو پوری مجلس میں ہنسی اور خوشی کی ایک لہر دوڑا دی۔ سکوت ٹوٹا اور بہنوں کو ایک CHANGE مل گیا۔ بڑا لطف آیا۔ تنقیدی نکتہ نظر سے نہیں ۔ ناصرات الاحمدیہ III گروپ کی بیت بازی کی فرفراہٹ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔ اللہ تعالیٰ بچیوں کو نظر بد سے بچائے اور زیادہ علم سے نوازے ۔ تاریخ ... کے عنوان سے جو تاریخی واقعات سنائے گئے تھے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے موثر ثابت ہوئے ۔ تاریخی واقعات ذہن نشین کرانے کا یہ ایک بہترین طریقہ ... میں صاحبزادی امتہ الرؤف صاحبہ کی محنت و ... کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا ...

خیر دے - آمین -

حسن قرأت کے تعلق سے عرض ہے کہ قرآن شریف پڑھتے وقت تجوید کا خیال رکھیں اور ع - ق - ھ - ح کی آواز اچھی طرح نکالنے کی کوشش کریں اس سے قرأت میں چار چاند لگ جائیں گے -

مومن کا قدم آگے بڑھتا چلا جاتا ہے. اسی طرح لجنہ و ناصرات کے اجتماع کو آئندہ اور کامیاب بنایا جاسکتا ہے. کیونکہ دنیا میں علم و عمل کے مختلف پہلو ہیں - میدان ہیں - اور ہر میدان اپنی نوعیت کے لحاظ سے عورتوں کے لئے کھلا ہے. اجتماع کے مقابلوں کی جو روح ہے یعنی جدوجہد کے جذبہ کو قائم رکھنا اور اس احساس کو بیدار رکھنا اس احتیاط کے ساتھ کہ کہیں اس میں غرور حسد اور جانبداری نہ پیدا ہو جائے مگر میں سمجھتی ہوں کہ یہ لغو باتیں ہماری جماعت میں پیدا نہیں ہوسکتی اور نہ ہم اس کے تعلق سے سوچ بھی سکتی ہیں. کیونکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کے افراد ہیں - ایک بات میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ آج کے اجتماع میں تمام لڑکیوں نے انتھک کوشش اور جدوجہد کر کے مقابلوں میں حصہ لیا ہے مگر چند لڑکیاں ہی انعام کی مستحق قرار دی گئی ہیں جو لڑکیاں انعام حاصل کریں گی وہ قابل مبارکباد ہیں اُن کی عہدیداران بھی قابل مبارکباد ہیں ان کے والدین بھی مبارکباد ہیں. مگر جن لڑکیوں کو چند نمبروں کی کمی کی وجہ سے انعام نہیں ملے وہ ہرگز ہرگز بے دل نہ ہوں. آپ بھی قابل مبارکباد ہیں کہ آپ نے کوشش کر کے مقابلہ میں حصہ لیا یقین رکھیں اللہ تعالیٰ آئندہ سال آپ کی اس سعی کو باثمر فرمائیگا میں یہی کہوں گی کہ [illegible] ناصرات کی عہدیداران نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اپنے تاثرات میں اجتماع پر تنقیدی نظر بھی ڈالوں کیا جھوٹ کی اجازت ہے؟ اگر نہیں تو پھر سنئے آپ تمام قابل مبارکباد اس لئے ہیں کہ اس چھوٹے سے گاؤں میں جہاں کسی قسم کی سہولت نہیں. ایک طرف اسکول کی چھت گرنے لگی ہے تو دوسری طرف دیواریں بو[illegible]، کوئی آرام دہ فرنیچر نہیں. لڑکیوں کو آزادانہ طور پر کھیلنے کیلئے میدان نہیں. پھر بھی بچیوں نے ذہنی طور پر نشوونما پائی ہے اور اپنے محدود دائرہ میں کمال دکھایا جس کو دیکھکر زبان سے بے ساختہ یہی نکلتا ہے. ؎

صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا

البتہ آپ کے اجتماع پر تنقید میں اسی رنگ میں کروں گی کہ آپ نے اجتماع کے تاثرات بیان کرنے کے لئے مجھ جیسی نااہل و ناچیز کو پکڑ کر کھڑا کر دیا ہے - میں آپ تمام عہدیداران کا خصوصاً حضرت آپا جان صاحبہ کی شفقت محبت و خلوص کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے ذرہ نوازی فرماتے ہوئے مجھے صدارت و عجز کے فرائض ادا کرنے کے مواقع عطا فرمائے. جزاکم اللہ

آپ تمام بہنوں کی خدمت میں حیدرآباد و سکندرآباد کی تمام بہنوں کا پرخلوص سلام اور درخواست دعا کا تحفہ پیش کرتی ہوں. آخر میں میں بھی دعا کرتی ہوں اور آپ سے بھی دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان اجتماعات میں اسلام و احمدیت کی حقیقی روح ڈالے ہماری بچیاں صحابیات کی طرح قربانیوں کے میدان میں سب سے آگے رہیں اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں - آمین ؂

"ایک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار"

از مکرم اقبال احمد صاحب نجم سابق مبلغ سیین مال امیر و مبلغ انچارج ــــ برازیل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اس بات سے بھی عیاں ہے کہ آپ کے مہدی کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی ماتحتی میں عجیب شان سے نوازا ہے. سچ ہے. ؎

شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا ذکر سورۃ جمعہ میں آخرین منھم لما یلحقوبھم میں کیا گیا ہے اور جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے "آخرین" کے متعلق تفصیل معلوم کرنی چاہی تو ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا. رَجُلٌ اور رِجَالٌ مِن ھولاء (بخاری) وہ ثریا سے قرآن کو اتار لانے والا ایک عظیم الشان شخص یا اشخاص اس میں سے ہوں گے. حضرت سلمان فارسیؓ کو آپ نے اہل بیت میں سے بھی قرار دیا آپ کی یہ نوازشات یونہی نہیں تھیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ آنے والا امام مہدی ان میں سے ہوگا ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ..... کے تحت تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اسلام کا عالمگیر غلبہ ادیان باطلہ آخری زمانہ میں حضرت امام مہدیؑ کے ذریعہ سے ہوگا. اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا مھدی الا عیسیٰ کہہ کر صراحت فرما دی تھی کہ میرا مہدی ہی دراصل عیسیٰ بھی ہوگا یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئیاں ہی حضرت امام مہدیؑ کے ذریعہ سے ہی پوری ہونگیں. نہ صرف یہ بلکہ و اذا الرسل اقتت کے تحت تمام سابقہ انبیاء کی آمد ثانی حضرت امام مہدیؑ کے ذریعہ پوری ہوئی قرار پائی تاکہ اس طرح سے تمام ادیان اسلام میں مدغم ہو جائیں اور پھر امۃ واحدہ منصۂ شہود پر آئے. حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی آمد ثانی کے وقت کے حالات بتاتے ہوئے فرمایا. لڑائیاں ہونگیں بھونچال آئیں گے اور مری پڑے گی. (لوقا ۲۱/۱۱)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آخری زمانے کے حالات کے متعلق فرماتا ہے :-

اذا زلزلت الارض زلزالھا و اخرجت الارض اثقالھا وقال الانسان مالھا

ترجمہ :- اور جب زمین کو پوری طرح ہلا دیا جائے گا اور زمین اپنے بوجھ نکال پھینکے گی اور انسان پکار اٹھے گا کہ یہ کیا ہوا جاتا ہے

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا. کہ میری آمد ثانی کے وقت ستارے گریں گے اور چاند اور سورج تاریک ہو جائیں گے -

(متی ۲۴/۲۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -

انا لمھدینا آیتین .... الخ

(دار قطنی)

کہ میرے مہدی کے لئے رمضان کے مخصوص دنوں میں سورج اور چاند گرہن کو مقرر کیا گیا ہے اور یہ نشان صداقت جب سے زمین و آسمان بنے ہیں اور کسی کے لئے ظاہر نہیں کیا گیا. یہ متماثل نشانات ایک ہی شخص کی طرف دلالت کر رہے ہیں. اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے بعد توان نشانوں کے ظہور کا تانتا بندھ گیا ہے. گذشتہ ۹۰ سال کا مطالعہ کریں - پہلے کبھی کسی صدی میں اتنے زلزلے اتنی وبائیں اتنے سیلاب اور اتنی موتا موتی نہیں ہوئی جتنی اس صدی میں ہوئی ہے. بس ؎

ایک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

حالیہ زلزلہ میکسیکو ایک تازہ نشان ہے جس نے ۱۹ر ستمبر کی صبح کو ۷ بجکر ۱۹ منٹ پر میکسیکو سٹی اور اس کی وادی کو ہلا کر رکھ دیا گیا. امریکن سفیر [illegible] نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ۱۰ ہزار سے ۲۰ ہزار تک موتیں واقع ہوئی ہیں. اور سیکڑوں کروڑوں ڈالر کا نقصان مالی ہوا ہے. اور ایک لاکھ سے زائد افراد کے سر پر سے چھت کھینچ لی گئی - ۵۰ ہزار افراد کے قریب مختلف ممالک کی امدادی پارٹیوں کے ارکان دن رات کام کر رہے ہیں. اور میکسیکو سٹی کی تباہی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمودہ کہ "میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں". (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷) ــــ پورا ہو رہا ہے. اس کا تو نام "میکسیکو سٹی" ہے یعنی "میکسیکو شہر" ابھی نہیں معلوم اور کون کون سے شہروں کا نمبر آنے والا ہے. اللہ تعالیٰ لوگوں کو حق پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے. کیونکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کی بے رخی اور بے اعتنائی سے سخت ناراض معلوم دیتا ہے ابھی میکسیکو شہر کی تباہی واقع ہوئی اور ساتھ ہی [illegible] میں بارش اور سیلاب و طوفان کا سلسلہ شروع ہو گیا. چنانچہ حکومت نے اس علاقے کو تباہی زدہ علاقہ قرار دے دیا. ۲۰۰ سے زائد افراد لقمۂ اجل بن چکے ہیں. اور کروڑوں روپے کی جائیداد بہہ گئی ہے. سچ ہے وہ دھیما ہے مگر پکڑ میں سخت اس دفعہ ابتداء امریکہ کے قرب و جوار سے ہوئی ہے. خدا نے کسی حکمت کے تحت اس علاقہ کو چنا ہے کیونکہ اس کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا بس مقام خوف ہے ان کے لئے جو الٰہی سلسلوں کی مخالفت کرتے ہیں اور مخالفوں کے ممد و معاون بنتے ہیں. کیونکہ اس خدائے واحد و قہار نے اپنے مسیح و مہدی علیہ السلام کو فرمایا تھا اِنی معین مَن اراد اعانتک و انی مھین مَن اراد اھانتک. جو تیری اعانت کرنے کا ارادہ بھی کریگا میں اس کا معین و مددگار ہوں گا اور جو تیری اہانت کا ارادہ بھی کرے گا میں اس کو ذلیل و خوار کروں گا -

یہ آسمانی فیصلہ ہے خوش قسمت ہیں وہ جو خدا کو اپنا معین پائیں اور بد قسمت ہیں وہ جو اپنے بد اعمال کے نتیجہ میں اپنے پیدا کرنے والے کو ناراض کر لیں - وما علینا الا البلاغ

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

وزیر امور مذہبیات حکومت تامل ناڈو کی خدمت میں کتابوں کی پیشکش

مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج مبلغ تحریر فرماتے ہیں کہ آل انڈیا تامل ادباء ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مورخہ ۱۲ اکتوبر کو تامل زبان کے مشہور ادیب و جرنلسٹ شری ادیار کے مجموعۂ اشعار کی رسم اجرائی کے سلسلہ میں تقریب منعقد ہوئی جس میں حکومت تامل ناڈو کے وزیر امور مذہبیات شری آر۔ ایم۔ ویرپن (R.M. VERAPPAN) اور تامل زبان کے مشہور، دبا و شعراء ادبی رسالوں کے مدیران اور دیگر اڑھائی صد معززین کی خدمت میں خاکسار اور چیدہ چیدہ احمدی احباب جو کہ مدعو تھے کو عمدہ طریق پر لٹریچر تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ شری ادیار نے وزیر صاحب سے خاکسار کا تعارف ایک اسلامیہ سکالر اور ایڈیٹر راہ امن کے نام سے کروایا۔ چنانچہ خاکسار نے ان کی خدمت میں اسلامی اصولوں کی فلاسفی، پیغام صلح، لیکچر لاہور، تبدیلی مذہب کیوں؟ شرف انتباہ وغیرہ انگریزی اور تامل کتابوں کا ایک پیکٹ پیش کیا۔ جو انہوں نے احتراماً کھڑے ہو کر قبول کیا۔ اسی طرح دیگر عام حاضرین کی خدمت میں بھی اسلامی لٹریچر پیش کیا اور تامل زبان کے اونچے طبقہ میں تبلیغ کرنے کا بہترین موقعہ ہے۔

حکومت پاکستان کے شائع کردہ قرطاس ابیض کے جواب میں حضور انور کے خطبات کا ترجمہ تامل رسالہ راہ امن میں باقاعدہ شائع ہوتا رہا۔ دو خطبات نظارت دعوۃ و تبلیغ اور مجلس انصار اللہ کے تعاون سے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کئے گئے اور مختلف اطراف میں تقسیم کئے گئے۔

علاوہ ازیں ایک دفعہ آل انڈیا ریڈیو کے مختلف پروگراموں میں احمدیہ ریڈیو یوتھ کلب بھی شرکت کرتی رہی اور پچھلے مہینوں میں آل انڈیا ریڈیو یوتھ کلب کی طرف سے منعقدہ Quiz Program میں ہمارے دو خدام شرف الدین اور منور جمال نے شرکت کی۔ پروگرام میں بار بار احمدیہ یوتھ کلب کا نام لیا جاتا رہا۔ ریڈیو سے اس ہفتہ کے پروگرام اور مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کی سپورٹس کی رپورٹ بھی نشر کی گئی۔

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی خوشکن تبلیغی اور تربیتی سرگرمیاں

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ :۔

(۱) :۔ ان دنوں بعض مقامی ہفت روزہ اخبارات جماعت احمدیہ کے تعلق سے بعض غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کے ازالہ کے لئے خاکسار نے ایک فولڈر زیر عنوان "کیا حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے" ترتیب دیا جس میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت، نام، جائے بعثت کی تعین نیز حضرت امام مہدیؑ کی جماعت کا نام اور آسمانی نشانات پر مشتمل بزرگان سلف کی پیشگوئیاں درج کی گئیں اور ۳۰۰ کو خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے شائع کروا کر معززین شہر کے نام بذریعہ پوسٹ روانہ کیا اور خاص کر مسلم اخبارات کے ایڈیٹروں کو روانہ کیا گیا۔

(۲) :۔ حیدرآباد اور سکندرآباد میں جہاں جہاں عیسائیوں کے گڑھ ہیں انہوں نے جگہ جگہ وال پینٹنگ کی ہوئی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جلد آرہے ہیں خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے راتوں رات ان جگہوں پر وال پینٹنگ کی اور لکھا کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں اور یہ کہ JESUS WAS FOUND IN KASHMIR جس کا اثر بہت اچھا ہوا۔

(۳) :۔ اسی ماہ احمدیہ مسجد افضل گنج کے پاس گورنمنٹ کی طرف سے NO PARKING کا بورڈ آویزاں کر دیا گیا جس کے باعث غیر از جماعت اور جماعت کے افراد کو مشن ہاؤس آتے وقت سائیکل موٹر سائیکل اور کاریں پارک کرنے میں تکلیف ہو رہی تھی۔ چنانچہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد مکرم قریشی محمد یوسف صاحب اور خاکسار سردار بلویندر سنگھ ڈپٹی کمشنر ٹریفک سے ملے اور درخواست دی جس پر انہوں نے مسجد احمدیہ کے نئے سواریوں کو ٹھہرانے کی اجازت مرحمت فرما دی۔

(۴) :۔ ۲۷ اگست کو حیدرآباد کے کثیر الاشاعت مسلم اخبار "سیاست" نے خاکسار کا مضمون خانہ کعبہ کے تعلق سے فرنٹ پیج پر خانہ کعبہ کی دو تصویروں کے ساتھ شائع کیا جس پر غیر از جماعت افراد نے بھی خاکسار کو مبارکباد دی۔

(۵) :۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ و دفتر وقف جدید کے بھرپور تعاون نیز معلمین و مبلغین کی سرگرم کوششوں کے نتیجہ میں غیر از جماعت کیمپوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ اس ماہ ایک ہینڈبل نعمانیہ پریس منڈی بازار وارنگل سے شائع ہوا ہے جس میں انھوں نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھا کہ اگر احمدیوں کے پاؤں اس علاقہ میں مضبوط ہو گئے تو ہماری نسلیں اور خدا اور رسولؐ ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گے۔ اس کے باوجود عوام الناس کا احمدیت کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین

جماعت احمدیہ ہلدی پدا (اڑیسہ) کی کامیاب تبلیغی مساعی

مکرم رحمت اللہ صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ ہلدی پدا رقمطراز ہیں کہ :۔

مورخہ ۲۶/۹/۸۵ کو صبح آٹھ بجے ایک تبلیغی پروگرام منایا گیا۔ خاکسار کی قیادت میں پانچ خدام و اطفال پر مشتمل ایک وفد ایک گاؤں جس کا نام "ذخربی" ہے روانہ ہوا۔ اس گاؤں میں دس ہزار کے قریب مسلمانوں کی آبادی ہے۔ وفد نے گاؤں کے اطراف میں [illegible] اور ہر ملنے جلنے والے کو تبلیغ کی۔ ایک غیر احمدی دوست مکرم حاجی عابد صاحب سے تقریباً نصف گھنٹے تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ان کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

اسی روز رات کو آٹھ بجے "حضرت امام حسینؓ اسلام کی خاطر کس طرح شہید ہوئے" کے عنوان پر ایک جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم معراج صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اس کے بعد خاکسار نے حضرت امام حسینؓ کے حالات زندگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ غیر احمدی احباب نے بھی اس جلسے میں شرکت کی اور بڑی دلچسپی سے ہمارے پروگرام کو سنا۔

جماعت احمدیہ بھدرواہ کے زیر اہتمام تبلیغی پروگرام

مکرم محمد شریف صاحب منہاس سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ بھدرواہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۸۵ء کو خاکسار اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید نے ایک تبلیغی پروگرام بنایا۔ ہم دونوں نے ہائر سیکنڈری اور مڈل سکول کے ہندو اور مسلم اساتذہ سے ملاقات کی ان کو احمدیت کا پیغام پہنچایا اس موقعہ پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ خدا تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

سبحان (ضلع علیگڑھ) میں احمدیت کا اثر و نفوذ

مکرم منور احمد خان صاحب آف صالح نگر یوپی رقمطراز ہیں کہ :۔

مورخہ ۲۲/۹/۸۵ کو ہندوؤں کا راشٹریہ کشتری سمیلن موضع ہرسادہ ضلع علیگڑھ میں ہوا۔ جس میں مسلم و غیر مسلم بھی شامل تھے۔ چنانچہ خاکسار بھی وہاں پر گیا اور ایک سو کے قریب احباب کو ہندی کا لٹریچر تقسیم کیا جس کو لوگوں نے بخوشی قبول کیا۔ بارش کی وجہ سے جلسہ نہ ہو سکا اور لوگ چلے گئے۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ احمدیوں کی طرف سے جوابی جلسہ موضع سبحان کے قریب ہو رہا ہے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ گاؤں کے بہت سے لوگ جلسہ میں شامل ہیں۔ ہمارے احمدی ماسٹر مکرم ریاض احمد صاحب کی تقریر ہو رہی تھی ماسٹر صاحب کی تقریر سن کر ہندو اسی قدر جمع ہو گئے کہ سارا جلسہ گاہ بھر گیا۔ غیر احمدی تو پہلے سے ہی جمع تھے لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی تھا۔ ماسٹر صاحب کی تقریر کے بعد ایک غیر احمدی مولوی صاحب تقریر کرنے کے لئے اٹھے اور بار بار یہی کہتے رہے کہ یہ قادیانی کافر ہیں اور دجال ہیں۔ غیر احمدی پڑھے لکھے طبقہ نے اس بات کا برا منایا اور مولوی صاحب کو مخاطب ہو کر کہا کہ ہم لوگوں نے آپ کو لڑائی جھگڑے کے لئے نہیں بلایا۔ چنانچہ وہ سب منتشر ہوئے اور خدا کے فضل سے احمدیت کا بہت اچھا اثر رہا۔

بدر کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے (مینیجر)

کیا حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے؟

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش

زوال مسلم آج کے دور میں مسلمان مسلمان کو کافر قرار دے رہا ہے۔ اور پاکستان میں فوجی ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق نے مسلمانوں کی ایک جماعت کو کافر اور غیر مسلم قرار دیا۔ علاوہ یہ ہے کہ ان کی مساجد سے کلمہ طیبہ کو مٹایا جا رہا ہے۔ اُن مظلوم مسلمانوں کو کلمہ طیبہ پڑھنے سے روکا جا رہا ہے۔ یعنی وہ مظلوم اس امر کا اعلان نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں' جو یہ اقرار کرے' اس کو تین سال قید کی سزا' نیز مساجد کو مساجد کہنے سے پاکستان کی اسلامی مملکت میں روکا جا رہا ہے۔ اور السلام علیکم کہنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اور ظلم کی انتہا یہ ہے کہ ان مظلوم مسلمانوں کو اذان دینے سے روک دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا احکام شرعیہ پر عمل کرتا ہوا دیکھا جاتا ہے تو اس کو تین سال قید اور جس قدر ظالم ضیاء الحق چاہے جرمانہ لگا دے آپ حیران ہوں گے کہ آخر یہ مظلوم مسلمان کون ہیں؟ تو سُنیے وہ ہیں' افراد جماعت احمدیہ' اور آج وہ زبانِ حال سے کہہ رہے ہیں کہ

کیسے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفیٰ
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی نار بولہبی

اور کسی مسلم ممالک کو ہمت نہیں کہ اس ظلم کے خلاف آواز بلند کرے۔ اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا وہ وعدہ کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کہ تم ہمیشہ غالب رہو گے بشرطیکہ تم مومن بن کر رہو۔ آج کے نام نہاد مسلمانوں پہ پورا نہیں ہو رہا۔ آخر ایسا کیوں؟

قارئین حضرات! آج دُنیا میں مسلمان اسی کروڑ سے بھی زیادہ ہیں اور کم و بیش چالیس اسلامی ممالک میں حکمراں بھی ہیں۔ لیکن پھر بھی زبوں حالی کا شکار اور ہر جگہ مقہور' کمزور' دل گرفتہ اور سرنگوں نظر آتے ہیں۔ آخر ایسا کیوں؟

جس سے پوچھو' یہی جواب دے گا کہ یہ بڑے عذاب کے دن ہیں۔ کیا معاشی لحاظ سے اور کیا سیاسی اعتبار سے' بس پریشانی ہی پریشانی اور عذاب کا دور دورہ دکھائی دیتا ہے۔ اس کی وجہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں یوں بیان فرماتا ہے۔

وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا

یعنی ہم کسی قوم پر اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرتے جب تک کہ عذاب سے پہلے اس قوم کو سُدھارنے کے لئے اپنے مُرسل کو مبعوث کر کے اتمام حجت نہ کر دیں۔ اور جب وہ قوم اس مُرسل کا انکار کرتی ہے تو پھر وہ قعرِ مذلت میں ڈوبتی چلی جاتی ہے۔

علاج سیّد المرسلین خاتم النبیین حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم اسلام کے تنزل و ادبار کے وقت بطور علاج ایک عظیم الشان مامور الٰہی اور اپنے روحانی فرزند حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بعثت کی خوشخبری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ۔

(ابو داؤد جلد ۲ باب خروج المہدی)

یعنی اے مسلمانو! جب تمہیں اس کا علم ہو جائے تو فوراً اس کی بیعت کرو۔ خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہو گا۔ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا تو یہ تھا کہ امام مہدی پر ایمان لا کر اپنے زوال و ادبار کا علاج ڈھونڈ لیا جاتا لیکن اس زمانے میں ۷۲ فرقوں نے اس کا نہ صرف انکار کیا' بلکہ ارشاد خداوندی مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ کے مطابق تاریکی کے فرزندوں نے نہایت تحقیر آمیز لہجہ میں تمسخر اُڑایا اور مخالفانہ کوششوں کو تیز کر کے اس پر کفر کے فتوے صادر کئے۔ تاریخ شاہد ہے کہ کسی ایسے مامور و مُرسل کا نام پیش نہیں کیا جا سکتا کہ جس نے دعویٰ ماموریت کیا ہو اور فوراً قوم نے اس کو مان لیا ہو۔ اس کو خوش آمدید کہا گیا ہو اور پھولوں کے ہار پہنائے گئے ہوں۔ ہر مصلح اپنی قوم کے ہاتھوں بُری طرح ستایا ہی گیا۔ اب آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ ایک طرف قوم حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تو مخالفت کرے۔ اور دوسری طرف ترقیات اور رحمتوں کی خدا تعالیٰ سے متمنی ہو۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی مریض علاج کے بغیر شفا پا جائے۔

برادرانِ اسلام! ہم آپ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ تمام پیشین گوئیاں جو حضرت مہدی موعود آخر الزماں سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھیں' اور بزرگانِ اسلام نے دہرایا تھا وہ پوری ہو چکی ہیں۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی پیشین گوئی جس میں صرف خدا کا ہاتھ ہی کارفرما ہو سکتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:-

شمس و قمر کی گواہی اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ۔ (دار قطنی ص ۱۸۸)

یعنی ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ہیں۔ اور یہ صداقت کے دو نشان جب سے دنیا بنی ہے کبھی کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ پہلا نشان یہ ہو گا کہ رمضان میں گرہن کی راتوں میں پہلی رات کو چاند گرہن ہو گا اور دوسرا نشان یہ ہو گا کہ رمضان ہی میں گرہن کے دنوں میں درمیانے دن میں سورج کو گرہن لگے گا۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ یہ نشان کسوف و خسوف دو دفعہ ظاہر ہو گا چنانچہ فرمایا:-

اِنَّ الشَّمْسَ تَنْکَسِفُ مَرَّتَیْنِ فِیْ رَمَضَانَ۔

(مختصر تذکرہ قرطبی ص ۱۴۸۔ للقطب الربانی شیخ عبد الوہاب شعرانی رح)

چنانچہ کروڑہا انسانوں نے اس نشانِ کسوف و خسوف کو ۱۸۹۴ء اور ۱۸۹۵ء میں بالترتیب ہندوستان اور امریکہ میں مشاہدہ کیا گیا۔ جس کو اس وقت کے اخبارات نے تو اس واقعہ کا ذکر کیا ہی تھا۔ لیکن جارج الیف چیمبرز نے اپنی کتاب گرہن کی کہانی مطبوعہ (The story of Eclipses) لندن میں اور مصری مورخ سید محمد حسن نے اپنی تالیف اَلْمَھْدِیَّۃُ فِی الْاِسْلَامِ میں اس تاریخی کسوف و خسوف کا ذکر کئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور آج بھی جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کے شعبہ فلکیات سے اس نشان کی توثیق کی جا سکتی ہے اور ۱۸۸۹ء کو یعنی اس نشان سے پانچ سال قبل حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہی وہ واحد مدعی ہیں جنہوں نے قادیان کی سرزمین پر مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور یہ نشان آپ کی صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کر رہا ہے۔

حلفیہ بیان حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ان تیرہ سو برسوں میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کے لئے یہ آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا۔ بادشاہوں کو بھی جن کو مہدی بننے کا شوق تھا یہ طاقت نہ ہوئی کہ کسی حیلے سے اپنے لئے رمضان کے مہینے میں خسوف و کسوف کرا سکے .... مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے...... غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۳)

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

اس کے علاوہ چند اور نشانات حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

بعثتِ امام کا وقت عَنْ حُذَیْفَۃَ ابْنِ الْیَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَّمِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَۃً یَبْعَثُ اللّٰہُ الْمَھْدِیَّ۔ (النجم الثاقب جلد ۲ ص ۲۰۹)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بارہ سو چالیس سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

چنانچہ اس پیشین گوئی کے تحت حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ٹھیک ۱۲۹۰ ہجری کو مکالمہ و مخاطبہ الٰہی سے مشرف ہوئے۔ اور چودھویں صدی کے شروع میں دعویٰ مہدی فرمایا۔

مقام پیدائش عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الْمَھْدِیُّ مِنْ قَرْیَۃٍ یُّقَالُ لَھَا کَدْعَۃُ۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۲۳ وجواہر الاسرار ...)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی جس بستی میں ظاہر ہوگا اُسے کدعہ کہا جائے گا۔

معزز قارئین! قادیان کا نام ابتداً اسلام پور قاضی تھا پھر رفتہ رفتہ "کادی" بنا اور کادی سے "قادیان" مشہور ہوا۔

امام مہدی کا نام اور اس کا وطن

عن انسؓ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِصَابَۃٌ تَغْزُو الْھِنْدَ وَھِیَ تَکُوْنُ مَعَ الْمَھْدِیِّ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ۔ (النجم الثاقب)

یعنی حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی ایک جماعت ہندوستان میں مخالفین اسلام سے جہاد کرے گی۔ اور وہ مہدیؑ کے ساتھ ہوگی۔ اس مہدی کا نام احمد ہوگا۔

امام مہدیؑ کی جماعت کا نام احمدیہ

بزرگانِ سلف نے امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کے نام کی بھی نشاندہی فرمائی ہے۔ لیکن یہاں صرف تین پیشگوئیوں کے ذکر پر ہی اکتفا کروں گا۔ سیدنا حضرت علیؓ فرماتے ہیں:-

یَظْھَرُ صَاحِبُ الرَّایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ وَالدَّوْلَۃِ الْاَحْمَدِیَّۃِ۔

(ینابیع المودۃ الجزء الثالث صفحہ ۵۸)

ترجمہ:- امام مہدی موعود پرچم محمدی کا علمبردار اور صاحبِ دولت احمدیہ ہوگا۔

(۲) حضرت مجدد الفِ ثانیؒ فرماتے ہیں:-

"میں ایک عجیب بات خدا تعالےٰ کے خاص فضل اور اس کے خبر دینے سے متعلق بتاتا ہوں جسے کسی نے نہیں سُنا اور نہ آج تک کسی خبر دینے والے نے اس کے متعلق خبر دی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے ایک ہزار سال بعد ایک ایسا زمانہ آتا ہے جب کہ حقیقت محمدی حقیقتِ احمدی کے نام سے موسوم ہوگی۔ اور احمدیت خدا کی صفتِ احدکی مظہر ہوگی۔"

(رسالہ مبدأ معاد صفحہ ۷۹ مصنفہ امام ربانی حضرت مجدد الفِ ثانیؒ)

(۳) حضرت امام علی القاریؒ نے فرمایا:-

تَفْتَرِقُ اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ وَالطَّرِیْقَۃُ النَّاجِیَۃُ ھُمْ اَھْلُ السُّنَّۃِ اَلْبَیْضَاءُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ وَالطَّرِیْقَۃُ النَّقِیَّۃُ الْاَحْمَدِیَّۃُ۔

(المرقاۃ المفاتیح شرح المشکوٰۃ المصابیح)

یعنی آخری زمانے میں اُمتِ مُسلمہ کے تہتر فرقوں میں سے نجات یافتہ گروہ اہلِ سنّت کا صرف وہ فرقہ ہوگا جو مقدس طریقۂ احمدیہ پر گامزن ہوگا۔

مذکورہ بالا تمام پیشگوئیاں جس میں امام مہدی علیہ السّلام کا نام اور بعثت کا زمانہ بلکہ سن و سال تک کا ذکر ہے۔ اس ملک کا جس میں وہ مبعوث ہوگا۔ اور اس بستی کا نام بھی جہاں سے اس کا ظہور ہوگا حتیٰ کہ اس کی جماعتِ مومنین کا نام تک ظاہر کیا گیا جو اس کے ساتھ شامل ہو کر اہلِ باطل کے ساتھ جہاد کرے گی کیا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السّلام اور آپ کی جماعت کے سوا کسی اور پر چسپاں ہوسکتی ہے؟

اب تو زمانہ مہدیؑ موعود کی بعثت کا بھی گزر گیا جس کے تعلق سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیاں نشاندہی کر رہی تھیں۔ اب مسلمان کس کا انتظار کر رہے ہیں؟ حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

حقیقی مومن کی شان تو یہی ہے کہ وہ بروقت امام وقت کی شناخت کر لیتا ہے ورنہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما چکے ہیں کہ:

مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَۃً الْجَاھِلِیَّۃِ۔

یعنی جو شخص اپنے زمانے کے امام کی شناخت کئے بغیر مرگیا وہ یقیناً جاہلیت کی موت مرا۔

مسلمانوں کو ترقی کے منازل طے کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ۔

یعنی امام ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے پیچھے رہ کر جہاد کیا جاسکتا ہے۔ کامیابی کا راز امام وقت کے ہاتھ پر رجوع ہونے سے وابستہ ہے۔ پس اللہ تعالےٰ سب مسلمانوں کو امامِ وقت کی شناخت اور اطاعت کی توفیق عطا کرے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف لانے والے احباب کیلئے

ضروری اعلان بسلسلہ واپسی سفر و ریزرویشن

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ امسال قادیان میں جلسہ سالانہ ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۸۵ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بیرونی جماعتوں سے اس بابرکت تقریب میں شامل ہونے والے احباب کی خواہش پر ان کی واپسی سفر کی سہولت کے لئے دفتر افسر جلسہ سالانہ قادیان کی طرف سے ہر سال ریلوے کی ٹکٹوں کی ریزرویشن کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس سال بھی ایسا انتظام کیا جائے گا۔ اِس سلسلہ میں اخبار بدر میں اعلان شائع کیا جا رہا ہے۔

ریزرویشن کے لئے جن کوائف کی ضرورت ہوتی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کرانی مقصود ہے (۳) درجہ یعنی فرسٹ کلاس / سیکنڈ کلاس (۴) سفر کرنے والے کی عمر۔ جنس / مرد۔ عورت۔ لڑکا۔ لڑکی (۵) کتنے پورے ٹکٹ۔ کتنے نصف ٹکٹ (۶) ٹرین کا نام جس پر ریزرویشن کرانا مطلوب ہے۔

(۷) ریزرویشن کے سلسلہ میں ضرورت کے مطابق کرایہ کی رقم بھی بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ بنک ڈرافٹ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں بھجواتے ہوئے دفتر افسر جلسہ سالانہ کو بھی اس کی اطلاع بھجوائی جائے۔

(۸) بعض بڑے بڑے شہروں سے جو TRAINS سیدھا امرتسر تک آتی ہیں۔ ریلوے قواعد کے مطابق ان کی واپسی کی ریزرویشن بھی وہاں سے ہی ہو جاتی ہے۔ اور اس میں کسی قدر کرایہ کی سہولت بھی ہوتی ہے۔ احباب جماعت کو اس سہولت سے بھی فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اور جن شہروں سے ریل گاڑی صرف دہلی تک آتی ہے۔ وہ دہلی سے واپسی ریزرویشن کی کارروائی کر لیں۔ اس صورت میں صرف امرتسر سے دہلی تک کی ریزرویشن کے لئے اپنے کوائف ارسال کریں۔

(۹) امرتسر سے قادیان تک دو ریل گاڑیاں آتی ہیں۔ ایک ٹرین امرتسر سے صبح ۵ بجے اور دوسری ٹرین ۱۵-۱ بجے بعد دوپہر قادیان کے لئے روانہ ہوتی ہیں۔ ٹکٹ وغیرہ لے کر کم از کم نصف گھنٹہ قبل پلیٹ فارم پر پہنچنا ضروری ہے۔

(۱۰) ریلوے کی ریزرویشن چونکہ بہت پہلے کرانی ہوتی ہے۔ اس لئے جو احباب جماعت اس مبارک اجتماع میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ واپسی سفر کی ریزرویشن کے لئے جلد از جلد اپنے کوائف و رقم بھجوا دیں تاکہ دفتر افسر جلسہ سالانہ کو بروقت کارروائی کرنے میں سہولت رہے۔

(۱۱) دوسرے صوبہ جات سے جلسہ سالانہ کے اجتماع میں شامل ہونے والے احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس وقت پنجاب میں حالات نارمل ہونے کی وجہ سے قادیان تک سفر کرنے میں کوئی خطرہ یا پریشانی والی بات نہیں ہے۔ احباب بلاخوف وخطر سفر کر سکتے ہیں۔ البتہ اس سفر میں خواتین کو برقعہ پہننے اور مردوں کو ٹوپی یا پگڑی پہننے کی تاکید کی جاتی ہے۔

(۱۲) ماہ دسمبر میں چونکہ قادیان میں سردی ہوتی ہے۔ لہٰذا احباب جماعت اس سفر میں موسم کے مطابق گرم پارچات اور بستر اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارے میں تاکیدی ارشاد ہے جس کی تعمیل کی جانی بہت ضروری ہے۔

آپ مہربانی فرما کر اپنی جماعت کے جملہ افراد کو ان ہدایات سے آگاہ فرما دیں۔ اور اس بابرکت اجتماع میں احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی تحریک فرما دیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

درخواست دُعا:- خاکسار کے چچا مکرم محمد ابراہیم صاحب (ریٹائرڈ ڈی۔ایس۔پی) صدر جماعت احمدیہ پنکال کافی عرصہ سے کثرت پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں موصوف کی کامل وعاجل شفا یابی اور درازیٔ عمر کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد عبدالحق ایڈیسوی)

نتیجہ امتحان دینی نصاب ناصرات الاحمدیہ قادیان

ناصرات الاحمدیہ قادیان معیار اوّل ۔ دوئم اور سوئم (ب اور الف) کا سلیبس کے مطابق ماہ اگست ۱۹۸۵ء میں امتحان لیا گیا تھا جس کا رزلٹ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی منظوری سے شائع کرایا جا رہا ہے ۔ چونکہ قادیان کی ناصرات کیلئے سلیبس الگ بنایا گیا تھا اس لئے ان کا رزلٹ بھی علیحدہ نکالا جا رہا ہے ۔ اللہ تعالیٰ بچیوں کو یہ کامیابی مبارک کرے ۔ آمین

نگران ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

معیار اوّل

نام ممبرات		حاصل کردہ نمبر
عزیزہ امۃ الحسیب		۷۵½
〃 راشدہ پروین		۶۷
〃 امۃ الرزاق کوثر	چہارم	۸۵
〃 خدیجہ بیگم		۶۷
〃 عائشہ قدسیہ		۷۴½
〃 نکہت یاسمین		۴۲
〃 امۃ الباسط		۳۹½
〃 زرینہ بیگم	اوّل	۹۶
〃 طیبہ صدیقہ	سوم	۹۴
〃 عطیہ بیگم		۶۸
〃 مسرت مبارکہ		۶۵
〃 شوکت جہاں ناہید		۸۰
〃 روبی ممتاز		۴۰
〃 رخشانہ ممتاز	دوئم	۹۵½
〃 یاسمین اختر		۷۰½
〃 امۃ القدوس		۶۵½
〃 امۃ الرؤف		۶۵
〃 رفیعہ بانو		۴۸
〃 مبارکہ نصرت		۴۵½
〃 ریحانہ پروین		۴۸½
〃 امۃ السلام طاہرہ		۶۳½

معیار دوئم

نام ممبرات		حاصل کردہ نمبر
عزیزہ امۃ الشافی	اوّل	۹۵
〃 امۃ الحکیم	دوم	۹۲
〃 فوزیہ انجم	دوم	۹۲
〃 شاہدہ تنویر	سوم	۹۱
〃 امۃ المعبود	چہارم	۸۶
〃 منورہ خاتون		۷۹
〃 کوکب کلیم ریحان		۷۹
〃 خالدہ رفعت		۸۵
〃 نصرت جہاں بیگم		۷۴
〃 مبارکہ نسرین		۲۳½
〃 روبینہ شاہین		۳۲
〃 نفیسہ ریحانہ		۸۴
〃 امۃ الحفیظ جمیلہ		۶۲
〃 امۃ الہادی شیریں		۵۴
〃 حسینہ رفعت		۷۸
〃 امۃ الرؤف		۶۷½
〃 محمودہ بیگم		۳۶
〃 فرحت سلطانہ		۶۵½
〃 فہمیدہ خانم		۵۵½
〃 عذرا انجم		۷۸
〃 رخسانہ شاہین		۶۱
〃 امۃ الرفیق		۵۶
〃 شہزادی شجاعت بیگم		۷۹
〃 ذکیہ بیگم		۳۸
〃 ناصرہ خاتون		۴۲

معیار سوئم (ب)

نام ممبرات		حاصل کردہ نمبر
عزیزہ ندرت ریحانہ	اوّل	۹۸
〃 عطیۃ القیوم ناصرہ	دوم	۹۵
〃 شگفتہ جبیں	سوم	۹۳
عزیزہ امۃ الآخر	چہارم	۹۱
〃 امۃ الشافی رومی		۸۶
〃 شہناز بیگم		۸۹
〃 صفیہ مبارکہ		۸۸½
〃 فہمیدہ فردوس		۸۵
〃 حامدہ مبارکہ		۷۱
〃 امۃ القیوم		۸۲½
〃 آنسہ راشدہ		۷۰
〃 شمیم قمر		۳۶½
〃 نصرت جہاں		۹۰½
〃 شاہدہ رحمٰن زبدہ		۸۸½
〃 شاہدہ تبسم		۶۷
عزیزہ ریحانہ پروین		۸۵
〃 سعدیہ البشریٰ		۷۷
〃 البشریٰ صادقہ		۸۲½
〃 طیبہ ناز		۵۵½
〃 امۃ الکریم		۵۶½
〃 مبارکہ بیگم		۵۹
〃 شکیلہ بانو		۷۶½

معیار سوئم (الف)

نام ممبرات		حاصل کردہ نمبر
عزیزہ راشدہ تنویر	اوّل	۹۷½
〃 سوسن قدیرہ گوہر	اوّل	۹۷½
〃 امۃ الہادی غزالہ	دوم	۹۶
〃 امۃ النور شبانہ	سوم	۹۵½
〃 امۃ الباسط البشریٰ	سوم	۹۵½
〃 امۃ الباسط	چہارم	۹۵
〃 امۃ الحفیظ		۷۹
〃 نذیرہ بیگم		۷۸
〃 نسیمہ بانو		۶۲
〃 نزہت بیگم		۴۲½
〃 امۃ الشکور		۹۲½
عزیزہ نعیمہ البشریٰ		۹۴
〃 امۃ الہادی طلعت		۶۷½
〃 ناصرہ خاتون		۹۴
〃 امۃ وسیع شمائل		۸۳½
〃 مبارکہ روزی		۶۰
〃 قیصرہ عدن		۶۶
〃 آصفہ رضیہ		۶۵½
〃 طیبہ کلثوم		۸۵½
〃 فرحت بیگم		۴۳½
〃 مریم صدیقہ		۸۶½
〃 امۃ الحیٔ		۸۳
〃 امۃ الباسط حلیمہ		۸۳½
〃 امۃ الشکور شکری		۹۰
〃 امۃ الشکور بشریٰ		۸۷
〃 حامدہ تبسم		۸۳
〃 رشیدہ بیگم		۷۰
〃 شاہدہ		۹۰½
〃 نصیرہ بانو		۸۱
〃 ماریہ ثمرین		۹۱

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ - ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6. LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE:- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES AND DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا ؎ ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے

بی ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-
* الیکٹریکل انجینیئرس۔ * الیکٹریکل ورکنگ۔
* لائسنس کنٹریکٹس * موٹر وائنڈنگ۔

C-10 LAXMI GOBIND APART, J. P. ROAD, VERSOVA.
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI, (WEST)
574108
629389
ٹیلیفون:-
BOMBAY-58

"مَیں وہی ہوں"
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام ص تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی اون ہال
نمبر ۵-۲-۱۸۰
فیلک ملز
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۴

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے:- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS
16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
آٹو ونگس
15 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS -- 600004.
PHONE NO. 76360
74350

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADAN PURA
BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS,
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE.
MADIKERI-571201.
PHONE NO. OFFICE. 800.
RESI. 283.

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس -
بریف کیس - سکول بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) - ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور اور
بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵- نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ-۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۴۷۱-۴۴

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

کوڈاک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی وغیرہ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"

(کشتی نوح)

پیشکش:

ROYAL AGENCY

C. B. CANNANORE – 670001

H. O. PAYANGADI – 670303. (KERALA)

PHONE:- PAYANGADI – 12 CANNANORE – 4490

حیدرآباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۶ سعید آباد- حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم ص۳۱)

فون نمبر 42916 — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں۔"

(نور الحق حصہ اوّل ص۵)

NIR ®

CALCUTTA – 15

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب پوشیدہ ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!